

مطالعہ پاکستان • جماعت بارہویں • PECTAA بورڈ • اردو میڈیم

مطالعہ پاکستان -- جماعت بارہویں

مکمل نوٹس

freebooks.pk



باب 1 اسلام اور پاکستان

باب 2 آئینی اور سیاسی ترقی

باب 3 آئینی اور انتظامی نظام

باب 4 پاکستان اور بین الاقوامی امور

باب 5 پاکستان میں تعلیم، کھیل اور سیاحت

باب 6 پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی

freebooks.pk کی جانب سے تیار کردہ — یہ اصل طلبہ نوٹس PECTAA پورڈ کے مطالعہ پاکستان جماعت بارہویں کے نصاب کے عین مطابق ہیں۔ ہر باب میں کلیدی تصورات، اہم تعریفات، فارمولے، خاکہ جات، مختصر و تفصیلی سوالات، معروضی سوالات (MCQs)، نظر ثانی خلاصہ اور امتحانی نکات شامل ہیں۔

© Freebooks.pk — **DMCA-protected**. These notes are copyrighted and may be shared or linked **without any changes**. Original educational content created by the Freebooks.pk Editorial Team.

Internal Reference: **FBPK-PAKST12-2026**



اسلام اور پاکستان

یہ باب پاکستان کی نظریاتی اساس بطور اسلام، دو قومی نظریہ، اسلام کے بنیادی اصولوں، اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف و فرائض، قائد اعظم و علامہ اقبال و لیاقت علی خان کے افکار، اور اسلام میں امن و رواداری کے فروغ پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو یہ سمجھانا ہے کہ پاکستان کا قیام محض ایک سیاسی واقعہ نہیں بلکہ نظریہ اسلام کی عملی تعبیر تھا۔

تعلیمی مقاصد

- اسلام کو بحیثیت پاکستان کی نظریاتی اساس بیان کرنا
- دو قومی نظریہ کی وضاحت کرنا
- اسلام کے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کرنا
- اسلامی فلاحی ریاست (ریاستِ مدینہ) کی تعریف اور اس کے فرائض بیان کرنا
- قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال، لیاقت علی خان اور قراردادِ مقاصد کی روشنی میں پاکستان بحیثیت اسلامی ریاست کا جائزہ لینا
- اسلام موجودہ معاشرے میں امن، رواداری اور بقائے باہمی کو کیسے فروغ دیتا ہے، اس کا جائزہ لینا

کلیدی تصورات

اسلام بحیثیت پاکستان کی نظریاتی اساس

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر رکھی گئی ہو۔ اسلامی معاشرہ اسلامی اصولوں اور آفاقی صداقتوں پر قائم ہے جو قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اسلامی نظریہ کا ماخذ شریعتِ اسلامی ہے۔ قرآن مجید ایک دائمی دستورِ حیات ہے جس کے اصول ہر دور اور ہر مقام کے لیے قابل عمل ہیں، جب کہ سنتِ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی تعلیمات کی مفصل تشریح فراہم کرتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کی تفصیلات آپ ﷺ نے ہی بیان فرمائیں۔



دو قومی نظریہ

برصغیر پاک و ہند میں ہندو اور مسلمان اپنی الگ مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی اقدار رکھتے تھے، جو دو قومی نظریے کی بنیاد بنیں۔ دو قومی نظریہ اس بنیادی تصور کا نام ہے کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں جن کا ایک متحدہ ہندوستان میں یکجا رہنا ممکن نہ تھا۔ سر سید احمد خان کے مطالبہ جداگانہ انتخابات سے اس نظریے کو تقویت ملی؛ 1906ء کے شملہ وفد نے یہی نکتہ وائسرائے کے سامنے پیش کیا، جسے تسلیم کرتے ہوئے 1909ء کے قانون میں جداگانہ انتخاب کا اصول نافذ کر دیا گیا۔

علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے دو قومی نظریے کی کھل کر وضاحت کی اور برصغیر کے شمال مغربی حصوں میں ایک الگ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے مارچ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قرارداد لاہور کے ذریعے ایک علیحدہ مسلم ریاست کا مطالبہ پیش کیا، جو سات سال کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان کی صورت میں دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

اسلام کے بنیادی اصول

اقتدارِ اعلیٰ: اسلامی معاشرہ ایمان رکھتا ہے کہ اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس کا حاکم اعلیٰ ہے۔ عوام کے نمائندے صرف اسلام کی متعین کردہ حدود میں اختیارات استعمال کر سکتے ہیں، اور عوام کو صلح و پرہیزگار افراد منتخب کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

عدل و انصاف: عدل کے لفظی معنی ہیں صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 'اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمادیجیے، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے' (سورۃ المائدہ: 42)، اور 'میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے' (سورۃ الاعراف: 29)۔

مساوات: اسلام رنگ، نسل، زبان و ثقافت اور امارت و غربت کے تمام امتیازات کی نفی کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: 'کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔'

اخوت: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 'بے شک تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں' (سورۃ الحجرات: 10)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔'

رواداری: قرآن مجید میں ارشاد ہے: 'دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے' (سورۃ البقرہ: 256)۔ اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے جائز حقوق کا احترام کیا جاتا ہے۔



اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف اور فرائض

اسلامی فلاحی ریاست سے مراد ایسی ریاست ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو، عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہو اور جہاں انصاف، مساوات، اخوت اور معاشی خوشحالی ہو۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جس میں توحید، مساوات، عدل و انصاف اور حصولِ علم کے اصول اپنائے گئے۔

اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض میں شامل ہیں: اسلامی قوانین کا نفاذ، بنیادی ضروریات (روٹی، کپڑا، مکان) کی تکمیل، دولت کی منصفانہ تقسیم (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور اس کی مثالی مثال ہے)، عدل و انصاف اور مساوات کا قیام (اسلامی ریاست میں عدلیہ سربراہ مملکت کو بھی جوابدہ ٹھہرا سکتی ہے)، اظہارِ رائے کی آزادی، امن و امان کا نفاذ، اور ملکی دفاعی نظام کا قیام۔

پاکستان بحیثیت اسلامی ریاست: قائد اعظم، علامہ اقبال، لیاقت علی خان اور قراردادِ مقاصد

قائد اعظم محمد علی جناح پاکستان کو جدید اسلامی ریاست بنانے کے بڑے حامی تھے۔ آپ نے فرمایا: 'پاکستان تو اسی روز وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا شخص مسلمان ہوا تھا۔' 1943ء کے کراچی اجلاس میں آپ نے فرمایا: 'وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر جس سے امتِ مسلمہ کی کشتی محفوظ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔' مارچ 1944ء میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: 'ہمارا راہ نما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔' 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے قوم کو صوبائی و لسانی تعصبات سے بالاتر ہو کر متحد ہونے کی تلقین کی: 'ہم تو بس مسلمان ہیں۔' 'اتحاد، ایمان، تنظیم' (Unity, Faith, Discipline) قائد اعظم کا دیا ہوا قومی نصب العین ہے جو پاکستان کے قومی نشان پر درج ہے۔

علامہ محمد اقبال بنیادی طور پر فلسفی اور شاعر تھے۔ آپ نے خطبہ الہ آباد 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا اور فرمایا: 'مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنی پڑے گی۔' علامہ اقبال نے فلسفیانہ دلائل دیے اور چودھری رحمت علی نے انہی دلائل کو لفظ 'پاکستان' میں سمو دیا۔

لیاقت علی خان قائد اعظم کے دستِ راست تھے۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے انہوں نے قراردادِ مقاصد کا مسودہ تیار کیا، جو 12 مارچ 1949ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی میں منظور ہوئی۔ اس کے اہم نکات ہیں: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اسلامی اصولوں (جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری، معاشرتی انصاف) کا نفاذ، اسلامی طرزِ حیات، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ، وفاقی نظام، بنیادی حقوق، اور آزاد عدلیہ۔



اسلام اور جدیدیت

جدیدیت سے مراد نئے شعور، عقلیت پسندی اور تخلیقی تجربات کو اپنانا ہے۔ اسلام میں قرآن و سنت میں عقل کے استعمال اور حکمت عملی پر زور دیا گیا ہے، جو جدیدیت کے ساتھ ایک قدر مشترک بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوہا اتارا جس میں سخت طاقت ہے (سورۃ الحديد: 25) — یعنی اسلام میں صنعتی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کی گنجائش موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'دانائی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے، وہ اسے جہاں پائے، لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے' (سنن ابن ماجہ: 4169)۔

اسلام میں امن، رواداری اور بقائے باہمی کا فروغ

اسلام کی بنیاد امن پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'جس نے کسی جان کو (ناحق) قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا' (سورۃ المائدہ: 32)۔ امن کے قیام کے اصولوں میں ایمان و اصلاح، خالص عبادت اور اخوت و ہمدردی کا فروغ شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے' (صحیح بخاری: 13)۔

مذہبی رواداری کا بنیادی اصول ہے: 'دین میں کوئی زبردستی نہیں' (سورۃ البقرہ: 256) اور 'تمہارے لیے تمہارا دین، میرے لیے میرا دین' (سورۃ الکافرون: 6)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل ایلیا کو جان، مال، گرجا اور صلیب کے تحفظ کی امان دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنر کو غیر مسلموں سے نرمی برتنے کی ہدایت دی۔ بقائے باہمی کا مطلب ہے دوسرے انسانوں کے ساتھ امن، صلح اور محبت کے ساتھ رہنا — 'اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو' (سورۃ البقرہ: 190)۔

اہم تعریفات

نظریہ کی تعریف کریں۔

ایسا ضابطہ یا پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر رکھی گئی ہو، نظریہ کہلاتا ہے۔

دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

یہ تصور کہ ہندو اور مسلمان مذہب، ثقافت اور طرز زندگی کے لحاظ سے دو الگ الگ قومیں ہیں، دو قومی نظریہ کہلاتا ہے۔

عدل کے لفظی معنی کیا ہیں؟

صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا عدل کہلاتا ہے۔



اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف کریں۔

ایسی ریاست جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے، اسلامی فلاحی ریاست کہلاتی ہے۔

جدیدیت سے کیا مراد ہے؟

نئے شعور، عقلیت پسندی اور تخلیقی تجربات کو اپنانا جدیدیت کہلاتا ہے۔

قرارداد مقاصد کیا ہے؟

12 مارچ 1949ء کو دستور ساز اسمبلی سے منظور ہونے والی وہ قرارداد جس نے پاکستان کے آئندہ دستور کے لیے راہنما اصول فراہم کیے، قرارداد مقاصد کہلاتی ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

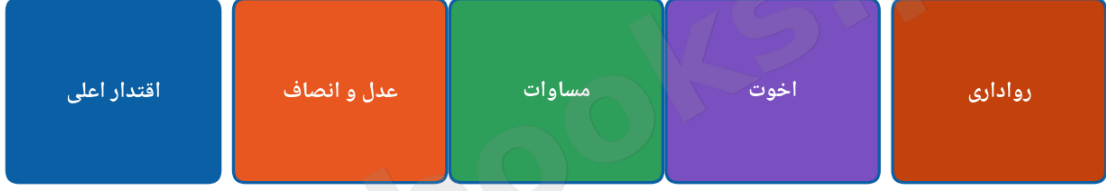
عنوان	خلاصہ
شملة وفد	1906ء
جداگانہ انتخابات کا نفاذ	1909ء کے قانون کے تحت
خطبہ الہ آباد (علامہ اقبال)	1930ء
قرارداد لاہور	مارچ 1940ء، منٹو پارک، لاہور
قیام پاکستان	14 اگست 1947ء
قرارداد مقاصد کی منظوری	12 مارچ 1949ء
قومی نصب العین	اتحاد، ایمان، تنظیم

خاکہ جات

اسلام کے بنیادی اصول: اقتدارِ اعلیٰ، عدل و انصاف، مساوات، اخوت اور رواداری کا خاکہ



اسلام کے بنیادی اصول



اسلام کے بنیادی اصول

اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض: قوانین کا نفاذ، بنیادی ضروریات، منصفانہ تقسیم دولت، عدل، آزادی اظہار، امن، دفاع

اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض



اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض



مختصر سوالات و جوابات

نظریہ کی تعریف بیان کریں۔

ایسا ضابطہ یا پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر رکھی گئی ہو، نظریہ کہلاتا ہے۔

دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

یہ تصور کہ ہندو اور مسلمان مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی لحاظ سے دو الگ قومیں ہیں اور ایک متحدہ ہندوستان میں یکجا نہیں رہ سکتے۔

علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں خطبہ الہ آباد میں کیا فرمایا؟

انہوں نے شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا۔

قائد اعظم نے 1943ء کے کراچی اجلاس میں کیا فرمایا؟

آپ نے فرمایا کہ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر جس سے امت کی کشتی محفوظ ہے، قرآن مجید ہے۔

جدیدیت کیا ہے؟

نئے شعور، عقلیت پسندی اور تخلیقی تجربات کو اپنانا جدیدیت کہلاتا ہے۔

دولت کی منصفانہ تقسیم سے کیا مراد ہے؟

دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز نہ ہونے دینا بلکہ اس کی گردش کو یقینی بنانا تاکہ معاشرے کا ہر فرد اس سے مستفید ہو سکے۔

رواداری کا مفہوم تحریر کریں۔

دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنا اور ان کے عقائد و ثقافت کا احترام کرنا رواداری کہلاتا ہے۔

بقائے باہمی کا کیا مطلب ہے؟

دوسرے انسانوں کے ساتھ امن، صلح اور محبت کے ساتھ رہنا بقائے باہمی کہلاتا ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

اسلام، پاکستان کی نظریاتی اساس ہے، بحث کریں۔

پاکستان کا قیام دو قومی نظریے کی عملی تعبیر تھا، جس کی بنیاد اس تصور پر تھی کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ اسلامی معاشرہ قرآن و سنت کی آفاقی صداقتوں پر قائم ہے۔ سر سید احمد خان، علامہ اقبال اور قائد اعظم نے اس نظریے کو مختلف مراحل میں تقویت دی، یہاں تک کہ 1940ء کی قرارداد لاہور کے ذریعے علیحدہ مسلم ریاست کا باضابطہ مطالبہ



سامنے آیا۔ قائد اعظم کے نزدیک پاکستان کا مطالبہ دراصل تقاضائے اسلام تھا، اور آپ نے بارہا فرمایا کہ اسلام ہی پاکستانی قوم کا راہ نما اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اسلام کے بنیادی اصول بیان کریں۔

اسلام کے بنیادی اصولوں میں اقتدارِ اعلیٰ (کہ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے)، عدل و انصاف، مساوات (رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر)، اخوت (باہمی بھائی چارہ) اور رواداری (دوسروں کے عقائد کا احترام) شامل ہیں۔ یہ تمام اصول قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ سے ماخوذ ہیں اور اسلامی معاشرے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک متوازن اور پر امن اسلامی معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔

اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف اور اس کے فرائض بیان کریں۔

اسلامی فلاحی ریاست وہ ریاست ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس کی پہلی مثال قائم کی۔ اس کے فرائض میں اسلامی قوانین کا نفاذ، بنیادی ضروریات کی تکمیل، دولت کی منصفانہ تقسیم، عدل و مساوات کا قیام، آزادی اظہار، امن و امان اور دفاعی نظام شامل ہیں۔ یہ تمام فرائض ریاست کو عوام کا خادم اور ذمہ دار بناتے ہیں، نہ کہ محض حکمران۔

اسلام امن اور رواداری کو فروغ دیتا ہے، وضاحت کریں۔

اسلام ایک جان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیتا ہے۔ امن کے قیام کے لیے ایمان و اصلاح، خالص عبادت اور اخوت کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مذہبی رواداری کا سب سے بنیادی اصول 'دین میں کوئی زبردستی نہیں' ہے۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے دور کی مثالیں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی روشن نظیر ہیں۔ اسلام بقائے باہمی کو فروغ دیتے ہوئے ہر فرد کو اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی دیتا ہے۔

پاکستان بحیثیت ایک جدید اسلامی ریاست، قائد اعظم اور علامہ اقبال کے حوالے سے بیان کریں۔

قائد اعظم محمد علی جناح پاکستان کو ایک جدید اسلامی ریاست کے طور پر تشکیل دینے کے زبردست حامی تھے اور اسلام کو مکمل ضابطہ حیات سمجھتے تھے۔ علامہ اقبال نے فلسفیانہ اور شاعرانہ انداز میں مسلمانان ہند کو ایک الگ ریاست کے تصور سے روشناس کرایا۔ ان دونوں رہنماؤں کی فکر نے مل کر پاکستان کی نظریاتی بنیاد رکھی، اور بعد ازاں لیاقت علی خان کی قراردادِ مقاصد نے اس نظریے کو دستوری تحفظ فراہم کیا۔



معروضی سوالات (MCQs)

قرارداد مقاصد 1949ء پیش کرنے والے وزیر اعظم کا نام ہے: (الف) خواجہ ناظم الدین (ب) محمد علی بوگرہ (ج) چوہدری محمد علی (د) لیاقت علی خان

درست جواب: (د) لیاقت علی خان۔ لیاقت علی خان نے قرارداد مقاصد پیش کی جو 12 مارچ 1949ء کو منظور ہوئی۔

برصغیر پاک و ہند میں جداگانہ انتخابات کا مطالبہ سب سے پہلے کیا: (الف) علامہ محمد اقبال نے (ب) سر سید احمد خان نے (ج) چودھری رحمت علی نے (د) قائد اعظم نے

درست جواب: (ب) سر سید احمد خان نے۔ سر سید احمد خان نے سب سے پہلے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا۔

قرارداد لاہور پیش ہوئی: (الف) 1930ء میں (ب) 1935ء میں (ج) 1940ء میں (د) 1945ء میں

درست جواب: (ج) 1940ء میں۔ قرارداد لاہور مارچ 1940ء میں پیش ہوئی۔

عدل کے لفظی معنی ہیں: (الف) پر امن اور خوشحال معاشرہ (ب) اجتماعی بہتری (ج) کردار کی تعمیر و تشکیل (د) کسی صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا

درست جواب: (د) کسی صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا۔ عدل کے لفظی معنی صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا ہیں۔

علامہ اقبال نے 1930ء میں اپنا مشہور صدارتی خطبہ دیا: (الف) دہلی میں (ب) لاہور میں (ج) کراچی میں (د) الہ آباد میں

درست جواب: (د) الہ آباد میں۔ علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد 1930ء میں دیا۔

قائد اعظم نے ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے قوم کو صوبائی تعصبات سے گریز کی تلقین کی: (الف) جولائی 1946ء میں (ب) فروری 1947ء میں (ج) ستمبر 1947ء میں (د) مارچ 1948ء میں

درست جواب: (د) مارچ 1948ء میں۔ قائد اعظم نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں یہ خطاب فرمایا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مساوات کا درس کب دیا؟ (الف) نبوت کے فوراً بعد (ب) ہجرت مدینہ کے موقع پر (ج) حجۃ الوداع کے موقع پر (د) صلح حدیبیہ کے موقع پر

درست جواب: (ج) حجۃ الوداع کے موقع پر۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں مساوات کا یہ درس دیا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے کس سورت میں ارشاد ہوا؟ (الف) البقرة (ب) آل عمران (ج) النساء (د) المائدہ

درست جواب: (ب) آل عمران۔ یہ ارشاد سورۃ آل عمران، آیت 19 میں ہے۔



پاکستان کا قومی نصب العین ہے: (الف) اتحاد، ایمان، تنظیم (ب) عدل، مساوات، اخوت (ج) ایمان، تقویٰ، جہاد (د) علم، عمل، اخلاص

درست جواب: (الف) اتحاد، ایمان، تنظیم۔ قائد اعظم کا دیا ہوا قومی نصب العین 'اتحاد، ایمان، تنظیم' ہے۔

لفظ 'پاکستان' سب سے پہلے کس نے تجویز کیا؟ (الف) علامہ محمد اقبال نے (ب) قائد اعظم نے (ج) چودھری رحمت علی نے (د) لیاقت علی خان نے

درست جواب: (ج) چودھری رحمت علی نے۔ چودھری رحمت علی نے 1933ء میں لفظ 'پاکستان' تجویز کیا۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- نظریہ = فکر و فلسفہ پر مبنی ضابطہ؛ دو قومی نظریہ = ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں
- شملہ وفد 1906ء؛ جداگانہ انتخابات 1909ء؛ خطبہ الہ آباد 1930ء (علامہ اقبال)
- قرارداد لاہور: مارچ 1940ء، منٹو پارک لاہور
- اسلام کے بنیادی اصول: اقتدارِ اعلیٰ، عدل، مساوات، اخوت، رواداری
- اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض: قانون کا نفاذ، بنیادی ضروریات، منصفانہ تقسیمِ دولت، عدل، آزادیِ اظہار، امن، دفاع
- قراردادِ مقاصد: 12 مارچ 1949ء، لیاقت علی خان
- قومی نصب العین: اتحاد، ایمان، تنظیم
- اسلام امن، رواداری اور بقائے باہمی کا داعی ہے

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب اول سے معروضی و مختصر سوالات باقاعدگی سے پوچھے جاتے ہیں
- اہم تاریخیں (1906، 1909، 1930، 1940، 1947، 1949) ترتیب سے یاد رکھیں
- قائد اعظم، علامہ اقبال اور لیاقت علی خان کے اقوال کو درست حوالے کے ساتھ یاد کریں
- قراردادِ مقاصد کے سات نکات کو ترتیب سے یاد رکھیں
- قرآنی آیات کے حوالہ جات درست سورت اور آیت نمبر کے ساتھ لکھیں



پاکستان میں آئینی اور سیاسی ترقی

یہ باب پاکستان کے آئینی ارتقا، جمہوریت کے افعال و مشکلات، 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات، 1973ء کے آئین کے پس منظر، خصوصیات، اسلامی دفعات اور اہم ترامیم، انسانی حقوق کے تصور (اسلامی و آفاقی)، شہریوں کے حقوق و فرائض اور خوراک میں خود کفالت، خواتین و چائلڈ لیبر اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کی آئینی تاریخ کا تسلسل کے ساتھ جائزہ لینا اور انسانی حقوق کے اسلامی و عالمی تصورات کا تقابلی مطالعہ کرانا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- پاکستان میں آئینی ارتقا کی ابتدا اور تاریخی تناظر کا جائزہ لینا
- پاکستان میں جمہوریت کے افعال، مشکلات اور سیاسی جماعتوں کے کردار کو سمجھنا
- 1956ء اور 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات کی وضاحت کرنا
- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیادی وجوہات اور اثرات کی نشان دہی کرنا
- 1973ء کے آئین کے تحت عدلیہ کے افعال و کردار کا جائزہ لینا
- انسانی حقوق کے تصور کی بنیادی خصوصیات کی وضاحت کرنا
- اسلام کے مطابق بنیادی انسانی حقوق کا جائزہ لینا
- 1948ء کے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیہ کا تجزیہ کرنا
- شہریوں کے حقوق، فرائض، اسلامی دفعات اور اہم ترامیم کے حوالے سے 1973ء کے آئین کی خصوصیات پر بحث کرنا
- 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق و فرائض کا اقوام متحدہ کے اعلامیہ 1948ء سے موازنہ کرنا
- خوراک میں خود کفالت کی اہمیت کو بنیادی انسانی حق اور ملکی ترقی کے عنصر کے طور پر سمجھنا
- پاکستان میں خواتین، چائلڈ لیبر اور کم عمری کے روزگار کے موجودہ حالات کا جائزہ لینا
- پاکستان میں بچوں اور خواتین سے متعلق SDGs کے حصول کا جائزہ لینا



کلیدی تصورات

پاکستان میں آئینی ارتقا

پاکستان کے آئینی ارتقا کی ابتدا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء سے ہوئی جسے چند ضروری ترامیم کے بعد عارضی جمہوری آئین کے طور پر اپنایا گیا۔ ابتدائی دستور ساز اسمبلی کو آئین سازی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کے باعث پہلے آئین کی تیاری میں نو سال کی تاخیر ہوئی۔ 1949ء میں قرارداد مقاصد پہلی دستور ساز اسمبلی میں منظور ہوئی، جو ایک بنیادی دستاویز تھی اور بعد کے تمام آئینوں میں بطور دیباچہ شامل کی گئی۔

پاکستان کا پہلا آئین 1956ء میں بنایا گیا اور پارلیمانی نظام قائم ہوا۔ جنرل ایوب خان نے 1962ء میں ایک صدارتی آئین متعارف کرایا جو 1969ء میں ان کے استعفیٰ تک جاری رہا۔ اس کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان کے دور میں مختصر مدت کے لیے لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) مرتب کیا گیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد موجودہ 1973ء کا آئین بنایا گیا جس میں وفاقی ڈھانچے کے ساتھ پارلیمانی جمہوریت قائم کی گئی۔ یہ آئین تاحال مختلف ترامیم کے ساتھ نافذ العمل ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کے افعال، مشکلات اور سیاسی جماعتوں کا کردار

قیام پاکستان کے بعد وفاقی پارلیمانی جمہوری نظام رائج کیا گیا جو آج تک قائم ہے، تاہم سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے جمہوریت مسلسل مشکلات کا شکار رہی ہے۔ قرارداد مقاصد 1949ء کے مطابق اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو اپنا اقتدار پاکستان کے عوام کو تفویض کرتا ہے اور عوام کے نمائندے اسے قرآن و سنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

سیاسی عدم استحکام اور موثر قیادت کے فقدان کے باعث گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی تحلیل کر دی۔ دستور سازی کی راہ میں مشرقی و مغربی پاکستان کے صوبائی ڈھانچے کا فرق بھی ایک رکاوٹ تھا، جسے دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنایا گیا اور اسے 'ون یونٹ' کا نام دیا گیا۔

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہیں اور رائے عامہ تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ اپنے پلیٹ فارم، میڈیا اور پریس کے ذریعے عوام کو قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں، انتخابی مشورہ پیش کرتی ہیں اور عام انتخابات کے لیے اپنے امیدوار نامزد کرتی ہیں۔ جمہوری نظام کو انتشار اور فرقہ واریت سے محفوظ رکھنے میں بھی سیاسی جماعتیں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں؛ ان کے بغیر پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کا تصور اور عوام کی حکومت کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔



1956ء اور 1962ء کے آئین: خصوصیات اور منسوخی

دور وزارتِ عظمیٰ چوہدری محمد علی میں دستور سازی مکمل ہوئی اور 1956ء کا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔ یہ تحریری آئین 234 دفعات پر مشتمل تھا، جس کے تحت پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا، وفاقی پارلیمانی نظام قائم ہوا اور صدرِ مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ قومی اسمبلی کے 300 ارکان میں سے آدھے مشرقی اور آدھے مغربی پاکستان سے پانچ سال کے لیے منتخب ہوتے تھے (بشمول 10 مخصوص خواتین نشستیں)۔ اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ سیاسی عدم استحکام کے باعث یہ آئین محض دو سال اور سات ماہ (قریباً پونے تین سال) نافذ رہا؛ 1958ء میں جنرل محمد ایوب خان نے جمہوری حکومت برطرف کر کے آئین منسوخ کر دیا اور خود صدر و چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

صدر جنرل محمد ایوب خان نے قائم کردہ دستوری کمیشن کی سفارشات پر 1962ء کا نیا آئین 8 جون 1962ء کو نافذ کیا۔ یہ تحریری آئین 250 دفعات پر مشتمل تھا اور اس میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا؛ صدر کا انتخاب پانچ سال کے لیے ایک الیکٹورل کالج کرتا تھا۔ اس آئین میں بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کا مسلمان ہونا جیسی اسلامی دفعات شامل تھیں۔ 1969ء میں عوامی تحریک کے نتیجے میں جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال لیا اور 25 مارچ 1969ء کو 1962ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات

جنرل محمد یحییٰ خان نے 1969ء میں اقتدار سنبھالا اور 30 مارچ 1970ء کو لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) جاری کیا، جس کے تحت دسمبر 1970ء میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پہلے عام انتخابات ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی، جب کہ مجموعی طور پر عوامی لیگ اکثریتی جماعت بن کر سامنے آئی۔ اقتدار کی منتقلی میں تاخیر پر عوامی لیگ کے راہنما شیخ مجیب الرحمن نے اپنے چھ نکات پر مبنی منشور کی بنیاد پر عدم تعاون کی تحریک کا اعلان کیا۔ 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا، جس کے بعد ان کی گرفتاری نے حالات مزید خراب کر دیے۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کی تربیت و امداد کی اور عوامی لیگ کی کھلی حمایت کی۔ زینی رابطہ منقطع ہونے اور مقامی عدم تعاون کے باعث فوج حالات پر قابو نہ پاسکی اور بالآخر 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ایک الگ ملک بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

علیحدگی کے چند اہم اسباب: (۱) مشرقی پاکستان کی تجارت اور سرکاری ملازمتوں میں ہندو اثر و رسوخ نے علیحدگی پسند جذبات کو ہوا دی۔ (۲) مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ رہا۔ آزادی کے وقت وہاں کوئی قابل ذکر کارخانہ نہ تھا جب کہ سقوطِ ڈھاکہ تک 14 کارخانے قائم ہو چکے تھے، اور برطانوی دور کے محض دو بنگالی فوجی افسروں کے مقابلے میں 1971ء تک ان کی تعداد قریباً تین سو ہو گئی تھی۔ (۳) اردو کو قومی زبان بنائے جانے پر بنگالیوں نے احتجاجی تحریکیں



چلائیں (زبان کا مسئلہ)۔ (۴) بھارت اور دیگر بیرونی طاقتوں کی مداخلت اور سازشیں۔ (۵) 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان کی کسی بھی جماعت کو مشرقی پاکستان میں کامیابی نہ ملنا، جس سے دونوں حصوں کے درمیان خلیج مزید گہری ہو گئی۔ اس علیحدگی سے ملک کو شدید نفسیاتی اور معاشی دھچکا لگا اور قومی اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

1971ء میں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے باقی ماندہ مغربی پاکستان میں اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا، کیوں کہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ کے پہلے سولین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

1973ء کا آئین: پس منظر، خصوصیات اور اسلامی دفعات

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں ایک عبوری آئین بنایا اور مستقل آئین کے لیے قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں تمام نمائندہ سیاسی جماعتیں شامل تھیں۔ کمیٹی نے 31 دسمبر 1972ء کو اپنی سفارشات پیش کیں اور قومی اسمبلی نے 10 اپریل 1973ء کو انہیں منظور کیا۔ پاکستان کا پہلا متفقہ آئین، جسے تمام سیاسی جماعتوں کی تائید حاصل تھی، 14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا جو مختلف ترامیم کے ساتھ تاحال رائج ہے۔

1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات: یہ تحریری آئین 280 دفعات پر مشتمل ہے؛ قرارداد مقاصد کو دیباچے میں شامل کیا گیا؛ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا؛ اسلام کو سرکاری مذہب اور صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا؛ مسلمان کی تعریف کی گئی اور قادیانی/لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا؛ وفاقی پارلیمانی نظام رائج کیا گیا؛ قانون ساز ادارے کے دو ایوان۔ قومی اسمبلی (336 ارکان) اور سینٹ (96 ارکان)۔ رکھے گئے؛ عدلیہ کی آزادی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا؛ اور اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

1973ء کے آئین کی دس اسلامی دفعات: (۱) اللہ تعالیٰ کی حاکمیت۔ عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔ (۲) مسلمان کی تعریف۔ توحید، رسالت، قیامت اور آسمانی کتابوں پر ایمان کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی ماننا۔ (۳) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ (۴) صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی۔ (۵) اسلام سرکاری مذہب، قانونی ڈھانچہ اسلامی اصولوں کے مطابق۔ (۶) اسلامی اقدار۔ جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کا نفاذ۔ (۷) سود کا خاتمہ۔ (۸) زکوٰۃ و عشر کے اسلامی نظام کا نفاذ۔ (۹) اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات۔ (۱۰) اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام، جو قوانین کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتی ہے۔



پاکستان کے آئین میں اہم ترامیم

پہلی ترمیم (مئی 1974ء): بنگلہ دیش کو تسلیم کیا گیا اور چاروں صوبوں کی حدود کے علاوہ فاٹا کو بھی پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔ دوسری ترمیم (1974ء): مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور قادیانی/لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ پانچویں ترمیم (1976ء): سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت 5 سال اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی 4 سال مقرر کی گئی، اور ہائی کورٹ کے ججوں کے باہمی تبادلوں کی گنجائش رکھی گئی۔

آٹھویں ترمیم (نومبر 1985ء): صدر کو قومی اسمبلی تحلیل کرنے اور آرمی، نیوی و ایئر فورس کے سربراہوں کی تقرری کا اختیار دیا گیا؛ سینٹ کے ارکان کی مدت 5 سے 6 سال کر دی گئی۔ تیرہویں ترمیم (اپریل 1997ء): صدر سے اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ چودھویں ترمیم (جولائی 1997ء): اراکین اسمبلی کی پارٹی تبدیلی (فلور کراسنگ) پر پابندی لگائی گئی۔ سترہویں ترمیم (2003ء): صدر کو دوبارہ اسمبلی تحلیل کرنے کا مشروط اختیار دیا گیا۔

اٹھارہویں ترمیم (اپریل 2010ء): صدر سے اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار واپس لیا گیا، اور صوبہ سرحد کا نام 'خیبر پختونخوا' رکھا گیا۔ بیسویں ترمیم (فروری 2012ء): عبوری وزیر اعظم کا تقرر موجودہ وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر مل کر کریں گے۔ بائیسویں ترمیم (2016ء): چیف الیکشن کمشنر کے اختیارات طے کیے گئے۔ چوبیسویں ترمیم (2018ء): 2017ء کی مردم شماری کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد از سر نو 336 مقرر کی گئی۔ پچیسویں ترمیم (مئی 2018ء): فاٹا کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

چھبیسویں ترمیم (اکتوبر 2024ء): عدالتی عمل کے مختلف پہلوؤں، عدالتی اختیارات کی وضاحت اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سمیت اعلیٰ عدالتی تقرریوں کے طریقہ کار میں تبدیلیاں کی گئیں۔ ستائیسویں ترمیم (2025ء): صدر کے لیے تاحیات استثنیٰ، چیف آف ڈیفنس فورسز (CDF) کے عہدے کا قیام، فیلڈ مارشل کے عہدے پر تقرری کی منظوری اور ایک وفاقی آئینی عدالت (FCC) کی تشکیل شامل ہے۔

انسانی حقوق کا تصور اور اسلامی نقطہ نظر

حقوق سے مراد وہ مطالبات ہیں جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کا تصور یہ ہے کہ تمام انسان برابر ہیں اور بنیادی ضروریات و سہولیات میں یکساں حق دار ہیں، خواہ وہ کسی بھی خطے یا نظریے سے تعلق رکھتے ہوں۔ 1215ء میں برطانیہ میں میگنا کارٹا نامی دستاویز پر بادشاہ نے دستخط کیے، جس کے بعد برطانوی دستور میں مزید حقوق شامل کیے گئے اور فرانس و امریکا نے اٹھارہویں صدی کے آخر میں اپنے ہاں انسانی حقوق رائج کیے۔ جدید تصور انسانی حقوق دوسری جنگ عظیم کے بعد سامنے آیا جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948ء میں انسانی حقوق کا آفاقی منشور ترتیب دیا۔



اسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے 10 ہجری کو حج ادا فرمایا اور میدان عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا، جسے انسانی حقوق کا عظیم ترین چارٹر کہا جاتا ہے۔ خطبے میں آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ آپ ﷺ نے بیویوں کے حقوق کی پاسداری، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور مسلمانوں کے باہمی بھائی چارے پر خصوصی زور دیا اور فرمایا کہ کسی کا مال اس کی رضا کے بغیر لینا جائز نہیں۔

اسلام میں شہریوں کے حقوق

اسلامی ریاست شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ یہ حقوق چار قسموں میں تقسیم کیے جاتے ہیں: (۱) مذہبی حقوق۔ مکمل مذہبی آزادی، غیر مسلموں کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی اجازت (سورۃ البقرہ: 256)۔ (۲) معاشی حقوق۔ نجی جائیداد رکھنے کا حق اور اس کا تحفظ؛ مزدور کی عزت و اجرت کا تحفظ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو' (سنن ابن ماجہ: 2443)۔ (۳) سیاسی حقوق۔ حکومت کی تشکیل میں حصہ لینے، حکومتی خامیوں کی نشان دہی کرنے اور ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کا حق؛ خلفائے راشدین کے انتخاب میں عوامی رائے کا احترام اس کی روشن مثال ہے۔ (۴) معاشرتی حقوق۔ زندگی، آزادی، خواتین کے حقوق، عزت کا تحفظ اور خاندان بنانے کا حق۔

اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق (1948ء) اور 1973ء کے آئین کے تحت شہری حقوق

اقوام متحدہ کی کوششوں سے فروری 1946ء میں انسانی حقوق کا کمیشن قائم ہوا جس نے 58 رکن ممالک کے مختلف مذہبی، سیاسی اور ثقافتی پس منظر کے باوجود ایک متفقہ مسودہ تیار کیا۔ جنرل اسمبلی نے اسے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا، اور اسی مناسبت سے ہر سال 10 دسمبر کو انسانی حقوق کے عالمی منشور کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ منشور کے اہم نکات میں مساوات، آزادی، غلامی کی ممانعت، منصفانہ ٹرائل کا حق، رازداری کا حق، قومیت و پناہ کا حق، شادی و خاندان کا حق، جائیداد کا حق، رائے و اظہار کی آزادی، روزگار اور تعلیم کا حق شامل ہیں۔

1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کو حق زندگی، بلا وجہ گرفتاری سے تحفظ (گرفتاری کے 24 گھنٹے میں مجسٹریٹ کے سامنے پیشی)، دوہری سزا سے تحفظ، پرامن اجتماع، انجمن سازی، تجارت و کاروبار، آزادی تقریر، مذہب و ثقافت کے تحفظ، جائیداد کی خریداری اور بلا امتیاز روزگار کے حقوق حاصل ہیں۔ اس کے ساتھ شہریوں پر ریاست سے وفاداری، قومی مفاد کو ترجیح، آئین و قانون کی اطاعت، ٹیکس کی ادائیگی، جمہوری عمل میں شرکت اور عوامی املاک کی حفاظت جیسے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ پاکستان کے آئینی حقوق کا اقوام متحدہ کے منشور سے تقابل کیا جائے تو حق زندگی، مساوات، انجمن سازی، روزگار اور جائیداد جیسے بیشتر حقوق دونوں میں یکساں طور پر موجود ہیں۔



خوراک میں خود کفالت، خواتین و چائلڈ لیبر اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs)

خوراک ایک بنیادی انسانی حق ہے اور خوراک میں خود کفالت کسی ملک کی ترقی کا اہم عنصر ہے۔ یہ کامیابی اور خود اعتمادی کا احساس دیتی ہے، بین الاقوامی سپلائی میں رکاوٹوں اور جنگ/سیاسی تناؤ کے اثرات سے تحفظ فراہم کرتی ہے، اور عالمی منڈیوں پر انحصار کم کر کے زرمبادلہ بچاتی ہے۔

پاکستان کی افرادی قوت میں خواتین کی شرکت قریباً 20 فی صد ہے جو جنوبی ایشیا میں سب سے کم شرحوں میں سے ایک ہے۔ فیکٹریز ایکٹ 1934ء کے تحت 14 سے 18 سال کے نوجوانوں کو طبی سرٹیفکیٹ کی شرط پر ملازمت کی اجازت ہے، جب کہ 14 سال سے کم عمر بچوں کو خطرناک کام میں لگانے کی ممانعت ہے۔ معاشی بحران، مہنگائی اور 2022ء کے سیلاب (جس سے قریباً 15 ارب ڈالر کا نقصان ہوا) جیسے عوامل نے چائلڈ لیبر اور خواتین کے روزگار کے مسائل کو مزید سنگین کر دیا ہے۔

پاکستان نے 2016ء میں قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد کے ذریعے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کو اپنی قومی ترقیاتی حکمت عملی میں شامل کیا اور 2018ء میں ایک قومی SDGs لائحہ عمل منظور کیا۔ اسی سال حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے 'پاکستان ون یونائیٹڈ نیشنز پروگرام 2018-2022ء' کے تحت یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے۔ اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام (UNDP) پاکستان میں غربت کے خاتمے اور مضبوط پالیسیوں، مہارتوں اور اداروں کی تشکیل میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

اہم تعریفات

حقوق کی تعریف کریں۔

وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے، حقوق کہلاتے ہیں۔

قرارداد مقاصد کیا ہے؟

1949ء میں دستور ساز اسمبلی سے منظور ہونے والی وہ قرارداد جس کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوام کے نمائندے یہ اقتدار قرآن و سنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

1955ء میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر بنایا گیا ایک واحد صوبہ، جسے 'ون یونٹ' کا نام دیا گیا۔

مکتی باہنی کیا تھی؟



1971ء میں بھارتی امداد و تربیت سے قائم ہونے والی وہ بنگالی گوریلا تنظیم جس نے مشرقی پاکستان میں مسلح مزاحمت کی۔

میگنا کارٹا کیا ہے؟

1215ء میں برطانیہ کے بادشاہ کے دستخط شدہ وہ دستاویز جس نے شہریوں کے بنیادی حقوق کی بنیاد رکھی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کیا ہے؟

1973ء کے آئین کے تحت قائم وہ ادارہ جو ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
قرارداد مقاصد کی منظوری	12 مارچ 1949ء
آئین 1956ء کا نفاذ	23 مارچ 1956ء، 234 دفعات
آئین 1962ء کا نفاذ	8 جون 1962ء، 250 دفعات
پہلے عام انتخابات	دسمبر 1970ء
مشرقی پاکستان کی علیحدگی	16 دسمبر 1971ء
آئین 1973ء کا نفاذ	14 اگست 1973ء، 280 دفعات
میگنا کارٹا	1215ء
اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق	10 دسمبر 1948ء
SDGs فریم ورک پر پاکستان-اقوام متحدہ دستخط	2018ء

خاکہ جات

پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی: 1935ء کے ایکٹ سے لے کر 1949، 1956، 1962، 1973ء کے آئین اور حالیہ ترامیم تک کا خاکہ



پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی



پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی

اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام: مذہبی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کا خاکہ

اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام



اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام

مختصر سوالات و جوابات

اللہ تعالیٰ کی 'حاکمیت' سے کیا مراد ہے؟



اس سے مراد یہ ہے کہ کائنات کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اسی کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

1962ء کے آئین کی منسوخی کی وجہ بتائیں۔

جنرل محمد ایوب خان کے خلاف 1969ء کی عوامی تحریک کے نتیجے میں جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال کر 25 مارچ 1969ء کو یہ آئین منسوخ کر دیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض بیان کریں۔

یہ کونسل ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتی ہے۔

حقوق کی تعریف لکھیں۔

وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے، حقوق کہلاتے ہیں۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور کو کب اور کس نے منظور کیا؟

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔

پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں اقوام متحدہ کا ایجنڈا 2030 بچوں کے حوالے سے کیا تقاضا کرتا ہے؟
یہ تقاضا کرتا ہے کہ بچے غربت، بھوک، صحت کے مسائل، تعلیم کی کمی، صنفی امتیاز، موسمیاتی تبدیلی اور تشدد سے متاثر نہ ہوں۔

1973ء کے آئین کی کوئی سی دو اسلامی دفعات تحریر کریں۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار، اور صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دینا۔

اقوام متحدہ کے عالمی منشور انسانی حقوق 1948ء کے کوئی سے دو نکات تحریر کریں۔

تمام انسان آزاد اور حقوق میں برابر پیدا ہوئے ہیں؛ اور کسی کو غلام بنا کر نہیں رکھا جاسکتا۔

تفصیلی سوالات و جوابات

پاکستان میں جمہوریت کو ترقی دینے میں سیاسی جماعتوں کا کردار واضح کریں۔

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی جان اور روح ہیں۔ وہ رائے عامہ کو منظم کرتی ہیں، عوام کو قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اور انتخابی منشور کے ذریعے متبادل پالیسیاں پیش کرتی ہیں۔ عام انتخابات کے لیے امیدوار نامزد کر کے وہ عوامی نمائندگی کا نظام رواں رکھتی ہیں، اور پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کے ذریعے حکومت پر تنقید اور احتساب کا راستہ



فراہم کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت غیر فعال ہو جاتی ہے، کیونکہ عوام کی اجتماعی رائے کو منظم شکل دینے اور پر امن انتقالِ اقتدار کو یقینی بنانے کا کوئی اور موثر ذریعہ موجود نہیں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات بیان کریں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے سچھے کئی عوامل کارفرما تھے: تجارت اور سرکاری ملازمتوں میں ہندو اثر و رسوخ، مشرقی پاکستان کی معاشی پسماندگی، اردو بمقابلہ بنگالی زبان کا تنازع، بھارت کی مسلسل مداخلت اور مکتی باہنی کی سرپرستی، اور 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان کی جماعتوں کا مشرقی پاکستان میں مکمل ناکام رہنا۔ شیخ مجیب الرحمن کی گرفتاری کے بعد حالات خانہ جنگی کی صورت اختیار کر گئے اور 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا۔ اس علیحدگی سے پاکستان کی معاشی حالت کمزور ہوئی، قومی اتحاد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا اور قوم و فوج شدید مایوسی کا شکار ہوئے۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کی وضاحت کریں۔

1973ء کے آئین میں دس نمایاں اسلامی دفعات شامل ہیں: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار، مسلمان کی باقاعدہ تعریف، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان، صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی، اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینا، اسلامی اقدار (جمہوریت، انصاف، رواداری، مساوات) کا نفاذ، سود کا خاتمہ، زکوٰۃ و عشر کا نظام، اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات، اور اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام۔ یہ دفعات پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر متعین کرتی ہیں اور قانون سازی کو قرآن و سنت کے تابع رکھتی ہیں۔

اسلام نے شہریوں کو کون کون سے حقوق دیے ہیں، بیان کریں۔

اسلام نے شہریوں کو چار بنیادی اقسام کے حقوق دیے ہیں: مذہبی حقوق (مکمل مذہبی آزادی اور غیر مسلموں کے عبادت کے حق کا تحفظ)، معاشی حقوق (نجی جائیداد کا حق اور مزدور کی اجرت و عزت کا تحفظ)، سیاسی حقوق (حکومت کی تشکیل میں شرکت اور ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کا حق) اور معاشرتی حقوق (زندگی، آزادی، خاندان اور خواتین کے وقار کا تحفظ)۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے مساوات، اخوت اور جان و مال کے احترام پر خصوصی زور دے کر ان حقوق کو ایک جامع میثاق کی صورت میں پیش کیا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے انسانی حقوق کے منشور 1948ء کی وضاحت کریں۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوام متحدہ نے فروری 1946ء میں انسانی حقوق کا کمیشن قائم کیا جس نے 58 رکن ممالک کے متنوع پس منظر کے باوجود ایک مشترکہ مسودہ تیار کیا۔ جنرل اسمبلی نے اسے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا، جس کی یادیں ہر سال 10 دسمبر کو 'یومِ انسانی حقوق' منایا جاتا ہے۔ منشور میں مساوات، آزادی، غلامی کی ممانعت، منصفانہ



ٹرائل، رازداری، شادی و خاندان، جائیداد، رائے کی آزادی، روزگار اور تعلیم جیسے 25 بنیادی حقوق شامل ہیں، جو آج بھی عالمی انسانی حقوق کے فریم ورک کی بنیاد ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

1956ء کا آئین ملک میں نافذ رہا: (الف) دو سال تک (ب) پونے تین سال تک (ج) چار سال تک (د) چھ سال تک

درست جواب: (ب) پونے تین سال تک۔ 1956ء کا آئین دو سال اور سات ماہ (قریباً پونے تین سال) نافذ رہا۔

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سپرد کیا: (الف) فیروز خان نون کو (ب) نور الایمن کو (ج) فضل الہی چوہدری کو (د) ذوالفقار علی بھٹو کو

درست جواب: (د) ذوالفقار علی بھٹو کو۔ جنرل محمد یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کیا۔

اگست 1990ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کیا: (الف) غلام اسحاق خان نے (ب) فاروق احمد خان لغاری نے (ج) وسیم سجاد نے (د) معین الدین احمد قریشی نے

درست جواب: (الف) غلام اسحاق خان نے۔ اگست 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی۔

ملک میں پہلے عام انتخابات ہوئے: (الف) 1964ء میں (ب) 1968ء میں (ج) 1970ء میں (د) 1972ء میں

درست جواب: (ج) 1970ء میں۔ ملک میں پہلے عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر دسمبر 1970ء میں ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا: (الف) 9 ہجری میں (ب) 10 ہجری میں (ج) 11 ہجری میں (د) 12 ہجری میں

درست جواب: (ب) 10 ہجری میں۔ نبی کریم ﷺ نے 10 ہجری کو حج ادا فرمایا اور خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا۔

برطانیہ میں میگنا کارٹا دستاویز پر بادشاہ نے دستخط کیے: (الف) 1015ء میں (ب) 1115ء میں (ج) 1215ء میں (د) 1315ء میں

درست جواب: (ج) 1215ء میں۔ میگنا کارٹا پر برطانوی بادشاہ نے 1215ء میں دستخط کیے۔

شہریوں کو جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق جس زمرے میں آتا ہے: (الف) معاشرتی (ب) معاشی (ج) مذہبی (د) ثقافتی

درست جواب: (ب) معاشی۔ جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق معاشی حقوق کے زمرے میں آتا ہے۔



ہر سال جس تاریخ کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی سالگرہ منائی جاتی ہے: (الف) 5 دسمبر کو (ب) 8 دسمبر کو (ج) 9 دسمبر کو (د) 10 دسمبر کو
درست جواب: (د) 10 دسمبر کو۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی منظوری کی مناسبت سے ہر سال 10 دسمبر کو اس کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔

اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا: (الف) 1946ء میں (ب) 1947ء میں (ج) 1948ء میں (د) 1949ء میں

درست جواب: (ج) 1948ء میں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔

حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے: (الف) 2016ء میں (ب) 2018ء میں (ج) 2020ء میں (د) 2022ء میں

درست جواب: (ب) 2018ء میں۔ حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے 2018ء میں یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- آئینی ارتقا: 1935ء ایکٹ -> قرارداد مقاصد 1949ء -> آئین 1956ء -> آئین 1962ء -> آئین 1973ء
- آئین 1956ء: 23 مارچ 1956ء، 234 دفعات، دو سال 7 ماہ نافذ رہا
- آئین 1962ء: 8 جون 1962ء، 250 دفعات، صدارتی نظام
- پہلے عام انتخابات دسمبر 1970ء؛ مشرقی پاکستان کی علیحدگی 16 دسمبر 1971ء
- آئین 1973ء: 14 اگست 1973ء، 280 دفعات، دس اسلامی دفعات
- میگنا کارٹا 1215ء؛ اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق 10 دسمبر 1948ء
- اسلام میں شہریوں کے حقوق: مذہبی، معاشی، سیاسی، معاشرتی
- پاکستان-اقوام متحدہ SDGs فریم ورک پر دستخط 2018ء

امتحانی نکات

- آئینوں کی تاریخیں (1956، 1962، 1973) اور دفعات کی تعداد ترتیب سے یاد رکھیں
- PM اور صدور کی فہرست کو تاریخی ترتیب سے دہرائیں
- 1973ء کے آئین کی دس اسلامی دفعات کو نمبر وار یاد رکھیں



- اہم ترامیم کو ان کے سال اور بنیادی مقصد کے ساتھ جوڑ کر یاد کریں
- خطبہ حجۃ الوداع اور اقوام متحدہ کے منشور کے نکات کا تقابلی جائزہ لیں



آئینی اور انتظامی نظام

یہ باب 1973ء کے آئین کے تحت وفاقی اور صوبائی حکومتی ڈھانچے، عدلیہ کے کردار، وفاق اور صوبوں کے فرائض میں فرق، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کی انتظامی اکائیوں، وفاقی-صوبائی اور صوبائی-مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات، اور مقامی حکومتوں کے مختلف درجات و فرائض پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کے کثیر الجہتی انتظامی ڈھانچے۔۔ وفاقی سطح سے لے کر یونین کونسل کی سطح تک۔۔ کا تسلسل کے ساتھ جائزہ دینا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- 1973ء کے آئین کے تحت وفاقی اور صوبائی حکومتی ڈھانچے اور ان کے فرائض کی وضاحت کرنا
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے فرائض میں فرق بیان کرنا
- آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کی انتظامی اکائیوں کے ڈھانچے اور فرائض کی وضاحت کرنا
- وفاقی و صوبائی حکومتوں کے باہمی تعلقات کی نوعیت کی نشان دہی کرنا
- صوبائی و مقامی حکومتوں کے مابین تعلقات کا تجزیہ کرنا
- مقامی حکومت کے مختلف درجات کا ڈھانچہ بیان کرنا
- مختلف سطح پر مقامی حکومتوں کے فرائض کا جائزہ لینا

کلیدی تصورات

1973ء کے آئین کے تحت وفاقی ڈھانچہ

صدر پاکستان: ملک کا سربراہ صدر ہوتا ہے جس کا انتخاب قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لیے کرتے ہیں۔ صدر وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرتا ہے، پارلیمنٹ کے پاس شدہ بلوں کو منظور یا واپس بھجواتا ہے، آرڈیننس جاری کر سکتا ہے، سفیروں کا تقرر کرتا ہے اور غیر ممالک کے سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کرتا ہے، اور اندرونی یا بیرونی خطرے کی صورت میں ہنگامی حالات کا اعلان کر سکتا ہے۔

وزیر اعظم: وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جسے قومی اسمبلی کثرت رائے سے منتخب کرتی ہے اور جو اسمبلی میں اکثریت برقرار رہنے تک عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے وفاقی کابینہ ہوتی ہے جس کے ارکان پارلیمنٹ



کے اراکین میں سے منتخب کیے جاتے ہیں؛ وزیر اعظم اور کابینہ اپنی کارکردگی کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

وفاقی کابینہ دو قسم کے وزراء پر مشتمل ہوتی ہے: وفاقی وزیر (وزارت کا سیاسی سربراہ، ایوان میں وزارت کی نمائندگی کرتا ہے) اور وزیر مملکت (ڈویژن کا سیاسی سربراہ)۔ دونوں وزیر اعظم کی خوشنودی تک عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

انتظامی درجہ بندی (بمحاذ گریڈ): وفاقی سیکرٹری (گریڈ 21-22، وزارت کا انتظامی سربراہ، پالیسی سازی اور نفاذ دونوں کرتا ہے)۔ ایڈیشنل سیکرٹری (گریڈ 21، ڈویژن کا انتظامی سربراہ)۔ جوائنٹ سیکرٹری (گریڈ 20، ایڈیشنل سیکرٹری سے جونیئر، اپنے ونگ کا انچارج)۔ ڈپٹی سیکرٹری (گریڈ 19، اپنی برانچ کا انچارج)۔ سیکشن آفیسر (گریڈ 17-18، اپنے سیکشن کا انچارج، روزمرہ امور چلاتا ہے)۔

صوبائی حکومتوں کا ڈھانچہ

صوبائی حکومت کی تنظیم وفاقی حکومت سے ملتی جلتی ہے اور اسے تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، صوبائی ٹیکس اور آمدورفت جیسے شعبوں پر اختیارات حاصل ہیں۔ صوبائی گورنر صوبے کا سربراہ ہوتا ہے جسے صدر نامزد کرتا ہے اور جو صدر کی مرضی تک عہدے پر رہ سکتا ہے؛ گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرتا ہے، اسے خطاب کرتا ہے، وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اسمبلی تحلیل کر سکتا ہے اور آرڈیننس جاری کر سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ صوبے کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے جسے صوبائی اسمبلی کثرت رائے سے منتخب کرتی ہے؛ وہ اپنی کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے، امن و امان کا ذمہ دار ہوتا ہے اور چیف سیکرٹری کے ذریعے انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری صوبے کا اعلیٰ ترین انتظامی افسر ہوتا ہے، صوبائی کابینہ کا سیکرٹری ہوتا ہے اور تمام محکموں کے سیکریٹریوں کی کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوتا ہے۔

صوبائی انتظامی درجہ بندی: سیکرٹری (گریڈ 20، محکمے کا انتظامی سربراہ)۔ ایڈیشنل سیکرٹری (گریڈ 19)۔ ڈپٹی سیکرٹری (گریڈ 18)۔ سیکشن آفیسر (گریڈ 17، اپنے سیکشن کا سربراہ)۔

1973ء کے آئین کے تحت عدلیہ کا کردار

متفقہ اور انتظامیہ کے بعد عدلیہ حکومت کا تیسرا اہم شعبہ ہے۔ ستائیسویں آئینی ترمیم سے پہلے آئین کی تشریح کا اختیار سپریم کورٹ کے پاس تھا؛ اب آئین و قانون کی تشریح وفاقی آئینی عدالت (Federal Constitutional Court) کا اختیار ہے، جب کہ سپریم کورٹ ملک کے باقی عدالتی نظام (عدالت عالیہ، ضلعی و مقامی عدالتیں) کی نگرانی کرتی ہے۔



عدلیہ کے فرائض: (۱) عدل و انصاف کی فراہمی۔ عوام کے بنیادی حقوق کی ضامن، مجرموں کو سزا اور بے گناہوں کو رہائی دلاتی ہے۔ (۲) قانون اور آئین کی تشریح۔ نظریں (Precedents) قائم کرتی ہے اور وفاقی۔ صوبائی اختیارات کے تنازع میں حتمی فیصلہ دیتی ہے۔ (۳) مشاورتی فرائض۔ سربراہ مملکت کو قانونی امور پر مشورہ دیتی ہے۔ (۴) عدالتی نظر ثانی۔ مقننہ کے کسی قانون کو آئین کے خلاف پا کر کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

1973ء کے آئین کے تحت وفاق اور صوبوں کے فرائض

وفاقی حکومت کے فرائض (بنام صدر انجام پاتے ہیں): یونین کو قائم رکھنا اور اکائیوں کے مفادات کا تحفظ، پالیسی سازی میں صوبوں کی معاونت، معیشت کی بحالی اور ٹیکس عائد کرنا، اندرونی و بیرونی تجارت کو منظم کرنا، اندرونی امن و آزادی کا تحفظ، عدالتی نظام کا قیام، اور دفاع کے لیے فوج رکھنا و جنگ کا اعلان کرنا۔

صوبوں کے فرائض (بنام گورنر انجام پاتے ہیں): قانون سازی (تعلیم، صحت، زراعت، فوجداری طریقہ کار وغیرہ پر، بشرطیکہ وفاقی قوانین سے متصادم نہ ہو)، عوامی خدمات (بنیادی ڈھانچہ، اسکول، اسپتال)، امن و امان (پولیس فورس)، مالیاتی انتظام (صوبائی بجٹ) اور مقامی حکومتوں کی نگرانی۔

وفاقی اور صوبائی فرائض میں فرق: وفاق کا اختیار پورے ملک پر محیط ہے جب کہ صوبے کا اختیار اسی صوبے تک محدود؛ وفاق کا سربراہ منتخب صدر ہے جب کہ صوبے کا سربراہ نامزد گورنر؛ وزیر اعظم کا انتخاب قومی اسمبلی اور وزیر اعلیٰ کا انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی کرتی ہے؛ پاکستان میں ایک وفاقی حکومت جب کہ چار صوبائی حکومتیں (پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا) اور آزاد جموں و کشمیر و گلگت بلتستان جیسی وفاقی اکائیاں ہیں؛ وفاقی ادارے وفاقی قوانین جب کہ صوبائی ادارے صوبائی و مقامی قوانین کے تحت چلتے ہیں۔ صدر کا عہدہ پارلیمانی نظام میں علامتی (Ceremonial) نوعیت کا ہے کیونکہ وہ وزیر اعظم کے مشورے کا پابند ہوتا ہے۔

آزاد جموں و کشمیر کا انتظامی ڈھانچہ

آزاد جموں و کشمیر کا اپنا منتخب صدر، وزیر اعظم، قانون ساز اسمبلی اور سپریم کورٹ ہے۔ کشمیر کونسل ریاست کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے جس کے 14 ارکان ہوتے ہیں (8 آزاد جموں و کشمیر سے، 6 حکومت پاکستان کے نمائندے)؛ اس کا چیئرمین وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔

صدر آزاد جموں و کشمیر کا آئینی سربراہ ہے جسے قانون ساز اسمبلی پانچ سال کے لیے منتخب کرتی ہے۔ وزیر اعظم ریاست کا انتظامی سربراہ ہے۔ قانون ساز اسمبلی (مظفر آباد میں واقع) 53 ارکان پر مشتمل ہے: 45 براہ راست منتخب، اور علما، ٹیکنوکریٹ، بیرون ملک مقیم کشمیری و خواتین کے لیے مخصوص نشستیں؛ یہ قانون سازی، پالیسی سازی اور بجٹ پاس کرنے کے فرائض انجام دیتی ہے۔



عدلیہ: سپریم کورٹ (چیف جسٹس اور تین ججز) تمام ایپلوں کا فیصلہ کرتی ہے؛ ہائی کورٹ کے تین سرکٹ بینچ مظفر آباد، میرپور اور راولا کوٹ میں کام کرتے ہیں اور ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف ایپلیس سنتے ہیں۔

گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچہ

حکومت پاکستان نے 2009ء میں شمالی علاقہ جات کو گلگت بلتستان کا نام دے کر محدود خود مختاری دی، قانون ساز اسمبلی قائم کر کے انتخابات کروائے اور گلگت بلتستان کو نسل قائم کی۔ کونسل کے 12 ارکان ہوتے ہیں (6 وزیر اعظم پاکستان نامزد کرتا ہے، 6 قانون ساز اسمبلی منتخب کرتی ہے)؛ چیئرمن وزیر اعظم پاکستان ہوتا ہے۔ گورنر آئینی سربراہ ہے (حکومت پاکستان کا تقرر کردہ)، جب کہ وزیر اعلیٰ انتظامیہ کا سربراہ ہے جسے قانون ساز اسمبلی کثرت رائے سے منتخب کرتی ہے۔

قانون ساز اسمبلی 33 ارکان پر مشتمل ہے: 24 براہ راست منتخب، 6 خواتین، 3 ٹیکنوکریٹ۔ عدلیہ چیف کورٹ (2009ء کے صدارتی حکم نامے کے تحت، ہائی کورٹ کے مساوی درجہ، علاقے کی ایپلوں کی سماعت کرتی ہے) اور سپریم ایپیلیٹ کورٹ (ایک چیف جج اور دو ججز، سپریم کورٹ آف پاکستان کے مساوی درجہ، وزیر اعظم پاکستان تین سال کے لیے تقرر کرتا ہے) پر مشتمل ہے۔ گلگت بلتستان چودہ اضلاع پر مشتمل ہے اور اپنے خوبصورت نظاروں، دلکش وادیوں اور بلند و بالا برف پوش پہاڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے تعلقات کی نوعیت

مشترکہ مفادات کی کونسل (CCD): وزیر اعظم، تمام وزرائے اعلیٰ اور وفاقی حکومت کے نامزد تین وفاقی وزرا پر مشتمل؛ وفاقی-صوبائی اختلافات حل کرتی اور وسائل تقسیم کرتی ہے (مثلاً پانی کی تقسیم پر تنازع)۔ نیشنل اکنامک کونسل (NEC): وزیر اعظم چیئرمن، تمام وزرائے اعلیٰ ممبر؛ معاشی صورت حال کا جائزہ لیتی اور پالیسیاں مرتب کرتی ہے۔ قومی سلامتی کونسل (NSC): وزیر اعظم کی صدارت میں، ملکی سلامتی کی پالیسیاں مرتب کرتی ہے۔

دیگر تعلقات: صوبائی اور وفاقی حکومتیں باہمی رضامندی سے اپنے اختیارات ایک دوسرے کو سونپ سکتی ہیں؛ صوبائی حکومتیں انتظامی اختیارات وفاقی اختیارات سے متصادم نہ ہونے کی شرط پر استعمال کر سکتی ہیں؛ ملک بھر میں تجارتی سرگرمیاں آزادانہ ہیں اور مجلس شوریٰ یکساں تجارتی پالیسی مرتب کر سکتی ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد مشترکہ فہرست ختم کر کے اس کے تمام امور صوبوں کے حوالے کر دیے گئے؛ مجلس شوریٰ صرف وفاقی فہرست پر جب کہ صوبائی اسمبلیاں باقی تمام امور پر قانون سازی کر سکتی ہیں۔



صوبائی و مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات

1973ء کے آئین کی شق A-140 کے تحت صوبائی حکومتوں کے لیے مقامی حکومتیں قائم کر کے انہیں سیاسی، انتظامی و معاشی اختیارات دینا لازم ہے۔ اگست 2001ء میں صدارتی حکم کے تحت مقامی حکومتیں قائم کی گئیں اور کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کے عہدے ختم کر کے اختیارات ناظم و نائب ناظم کے حوالے کیے گئے، جس سے ضلعی انتظامیہ صوبوں کی بجائے مقامی حکومتوں کے کنٹرول میں آگئی۔

چوں کہ صوبائی حکومتوں نے اپنے اختیارات مقامی حکومتوں کو تفویض کیے تھے، انہیں مقامی حکومتیں معطل کرنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔ خود مختاری کی کمی اور اختیارات کی کھینچ تانی (مثلاً پولیس و زراعت کے محکمے مقامی حکومتوں کے حوالے نہ کیے جانا) کے باعث یہ نظام جلد کمزور ہوا۔ جون 2005ء میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی اور اختیارات دوبارہ صوبوں کو منتقل ہو گئے؛ وزیر اعلیٰ کو ضلعی ناظم کی تجاویز مسترد کرنے اور ناظم بنانے کا اختیار مل گیا، اور صوبائی حکومتیں مقامی حکومتوں میں وسائل تقسیم کرنے کی پابند نہ رہیں۔

مقامی حکومتوں کے مختلف درجات اور فرائض

2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے قوانین منظور کیے: دیہی علاقوں میں عمومی طور پر دو درجاتی نظام (یونین کونسل، ضلع / تحصیل کونسل) جب کہ خیر پختونخوا میں تین درجاتی نظام رائج ہوا؛ شہری علاقوں میں تین درجاتی نظام (میونسپل / ٹاؤن کمیٹی، میونسپل کارپوریشن، میٹروپولیٹن کارپوریشن) قائم کیا گیا۔

دیہی سطح: یونین کونسل ایک چیئرمین، وائس چیئرمین اور 6 جنرل کونسلرز (جمع مخصوص نشستیں) پر مشتمل؛ اس کے فرائض میں بجٹ و ٹیکس کی منظوری، عوامی راستوں و پانی کی فراہمی، اور مقامی قوانین کا نفاذ شامل ہے۔ ضلع / تحصیل کونسل کا چیئرمین و وائس چیئرمین منتخب ہوتے ہیں، ایک کابینہ ہوتی ہے جس میں ایک مذہبی عالم (اسکالر) بھی شامل ہوتا ہے؛ چیف آفیسر سیکرٹری کے طور پر تمام محکموں کی نگرانی کرتا ہے۔ فرائض میں سالانہ بجٹ کی منظوری، سڑکوں و پلوں کی تعمیر، قدرتی آفات میں امداد اور بیواؤں و معذوروں کی مدد شامل ہے۔

شہری سطح: میونسپل / ٹاؤن کمیٹی (چیئرمین، وائس چیئرمین)، میونسپل کارپوریشن (میئر، ڈپٹی میئر) اور میٹروپولیٹن کارپوریشن (لارڈ میئر، ڈپٹی میئر) بالترتیب بڑھتے ہوئے شہری درجات ہیں۔ ان کے مشترکہ فرائض میں ترقیاتی منصوبہ بندی، سڑکوں و پارکوں کی تعمیر و بحالی، پینے کے پانی و نکاسی کا انتظام، ٹریفک و ٹرانسپورٹ کا نظم، لائسنس و پرمٹ کا اجرا، اور بیواؤں، یتیموں، معذوروں و آفات کے متاثرین کی مدد شامل ہے۔



اہم تعریفات

مشترکہ مفادات کی کونسل (CCD) کیا ہے؟

وزیراعظم، تمام وزرائے اعلیٰ اور وفاقی حکومت کے نامزد تین وفاقی وزراء پر مشتمل وہ ادارہ جو وفاقی و صوبائی حکومتوں کے درمیان اختلافات حل کرتا اور وسائل تقسیم کرتا ہے۔

عدالتی نظر ثانی سے کیا مراد ہے؟

مقننہ کے منظور کردہ کسی قانون کو آئین کے خلاف پا کر عدلیہ کا اسے کالعدم قرار دینے کا اختیار، عدالتی نظر ثانی کہلاتا ہے۔

کشمیر کونسل کیا ہے؟

آزاد جموں و کشمیر کا سب سے اعلیٰ ادارہ جس کے 14 ارکان ہوتے ہیں اور جس کا چیئرمین وزیراعظم پاکستان ہوتا ہے۔

چیف سیکرٹری کون ہوتا ہے؟

صوبے کا انتظامی امور کے لیے سربراہ جو صوبائی کابینہ کا سیکرٹری اور تمام سیکرٹریوں کی کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوتا ہے۔

مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟

صوبائی حکومت کی جانب سے سیاسی، انتظامی و معاشی اختیارات تفویض کردہ وہ منتخب ادارہ جو ضلعی یا اس سے نیچلی سطح پر خدمات فراہم کرتا ہے۔

لارڈ میئر کون ہوتا ہے؟

میئر پولیٹن کارپوریشن کا منتخب انتظامی سربراہ، جس کی عدم موجودگی میں ڈپٹی میئر فرائض سرانجام دیتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
صدر پاکستان کی مدت	5 سال
کشمیر کونسل کے ارکان	14 (68 + AJK وفاق)
آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے ارکان	53
گلگت بلتستان کونسل کے ارکان	12 (6 نامزد + 6 منتخب)



33	گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے ارکان
اگست 2001ء	مقامی حکومتوں کا قیام
جون 2005ء	مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی
2009ء	گلگت بلتستان کا نام و محدود خود مختاری
آئین 1973ء	شق A-140 (مقامی حکومتوں کا تحفظ)

خاکہ جات

وفاقی و صوبائی انتظامی ڈھانچے کا موازنہ: صدر/وزیر اعظم سے سیکشن آفیسر تک اور گورنر/وزیر اعلیٰ سے سیکشن آفیسر تک درجہ بندی کا خاکہ

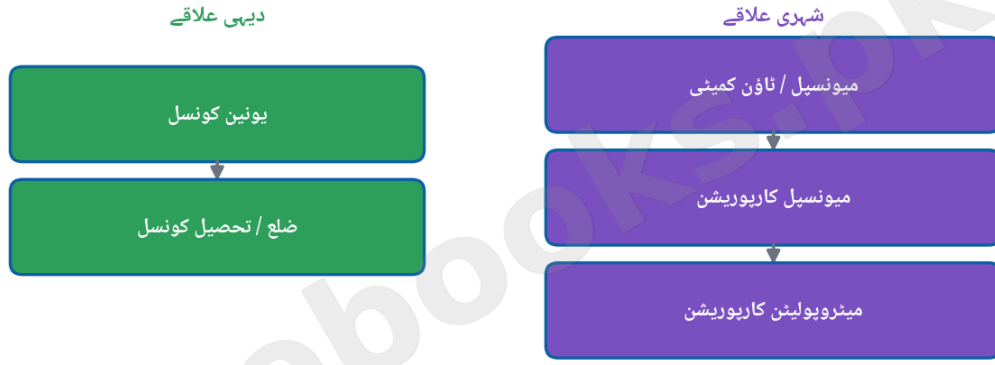


وفاقی و صوبائی انتظامی ڈھانچے کا موازنہ

مقامی حکومتوں کے درجات: دیہی (یونین کونسل، ضلع/تحصیل کونسل) اور شہری (میونسپل کمیٹی، کارپوریشن، میٹروپولیٹن کارپوریشن) درجات کا خاکہ



مقامی حکومتوں کے درجات



مقامی حکومتوں کے درجات

مختصر سوالات و جوابات

آزاد جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟
آزاد جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی 53 ارکان پر مشتمل ہے۔

گلگت بلتستان کونسل کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟
اس کے 12 ارکان ہوتے ہیں: 6 ارکان وزیراعظم پاکستان نامزد کرتا ہے اور 6 ارکان گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی منتخب کرتی ہے۔

صوبائی حکومت کے کوئی سے دو فرائض تحریر کریں۔
قانون سازی (تعلیم، صحت، زراعت وغیرہ پر) اور عوامی خدمات (بنیادی ڈھانچہ، اسکول و اسپتال کی فراہمی)۔

پاکستان میں مقامی حکومتیں کب قائم کی گئیں؟
پاکستان میں مقامی حکومتیں اگست 2001ء میں صدارتی حکم کے تحت قائم کی گئیں۔

مقامی حکومتوں کے مختلف درجات بیان کریں۔
دیہی علاقوں میں یونین کونسل اور ضلع / تحصیل کونسل، اور شہری علاقوں میں میونسپل کمیٹی، میونسپل کارپوریشن اور میٹروپولیٹن کارپوریشن۔

چیف آفیسر کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟



چیف آفیسر کونسل کے سیکرٹری کے طور پر تمام محکموں کی نگرانی اور ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرتا ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

1973ء کے آئین کے تحت وفاق اور صوبوں کے فرائض بیان کریں۔

وفاقی حکومت بنام صدر یونین کو قائم رکھنے، معیشت کی بحالی، اندرونی و بیرونی تجارت کے نظم، امن و آزادی کے تحفظ، عدالتی نظام کے قیام اور دفاع جیسے فرائض انجام دیتی ہے، جو وزیر اعظم اور کابینہ کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں۔ صوبے بنام گورنر قانون سازی (تعلیم، صحت، زراعت وغیرہ)، عوامی خدمات کی فراہمی، امن و امان، مالیاتی انتظام اور مقامی حکومتوں کی نگرانی جیسے فرائض انجام دیتے ہیں، جو وزیر اعلیٰ اور صوبائی کابینہ کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں۔ وفاقی اختیار پورے ملک پر جب کہ صوبائی اختیار متعلقہ صوبے تک محدود ہوتا ہے۔

گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچہ اور فرائض بیان کریں۔

حکومت پاکستان نے 2009ء میں شمالی علاقہ جات کو گلگت بلتستان کا نام دے کر محدود خود مختاری دی۔ اس کا انتظامی ڈھانچہ گلگت بلتستان کونسل (12 ارکان، چیئرمین وزیر اعظم پاکستان)، گورنر (آئینی سربراہ)، وزیر اعلیٰ (انتظامی سربراہ) اور 33 رکنی قانون ساز اسمبلی پر مشتمل ہے۔ عدلیہ چیف کورٹ اور سپریم ایپیلیٹ کورٹ پر مشتمل ہے، جن کا درجہ بالترتیب ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے مساوی ہے۔ گلگت بلتستان چودہ اضلاع پر مشتمل ہے۔

صوبائی و مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات واضح کریں۔

1973ء کے آئین کی شق A-140 کے تحت صوبائی حکومتوں پر مقامی حکومتیں قائم کرنا اور انہیں اختیارات دینا لازم ہے۔ اگست 2001ء میں مقامی حکومتیں قائم ہوئیں اور ضلعی انتظامیہ کا کنٹرول صوبوں سے مقامی حکومتوں کو منتقل ہوا، لیکن صوبائی حکومتوں کے پاس مقامی حکومتیں معطل کرنے اور اختیارات واپس لینے کا حق برقرار رہا۔ اختیارات کی کھینچ تانی کے باعث جون 2005ء میں نظام تبدیل کر دیا گیا اور اختیارات دوبارہ صوبائی حکومتوں کے پاس آ گئے۔

پاکستان میں ضلعی یا تحصیل کونسل کے فرائض بیان کریں۔

ضلع/تحصیل کونسل قوانین اور ٹیکسوں کی منظوری، سالانہ بجٹ کی تیاری و نفاذ، صنعت و زراعت کے لیے زمین کی فراہمی، سڑکوں و پلوں کی تعمیر، مویشی منڈیوں اور کھیلوں کے میلوں کا انعقاد، قدرتی آفات میں امداد، اور یواؤں، یتیموں و معذوروں کی مدد جیسے فرائض انجام دیتی ہے۔ اس کا چیف آفیسر تمام محکموں کی نگرانی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔



پاکستان میں میٹروپولیٹن کارپوریشن کے فرائض واضح کریں۔

میٹروپولیٹن کارپوریشن ترقیاتی منصوبہ بندی، رہائشی کالونیوں و بازاروں کی تعمیر، سڑکوں، پلوں و انڈر پاسوں کی تعمیر و بحالی، پینے کے پانی و نکاسی آب کے انتظام، لائبریریوں و ثقافتی مراکز کے قیام، بجٹ کی منظوری، کھیلوں و ثقافتی میلوں کے انعقاد، لائسنس و پرمٹ کے اجرا، اور یواؤں، معذوروں و آفات کے متاثرین کی امداد جیسے وسیع فرائض انجام دیتی ہے۔ اس کا سربراہ لارڈ میئر ہوتا ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

صوبائی حکومت کا سربراہ جسے وفاق نامزد کرتا ہے: (الف) گورنر (ب) صدر (ج) لارڈ میئر (د) میئر
درست جواب: (الف) گورنر۔ صوبائی حکومت کا سربراہ گورنر ہوتا ہے جسے صدر نامزد کرتا ہے۔

صوبائی فرائض کی انجام دہی کے لیے جو ادارہ قانون سازی کرتا ہے: (الف) قومی اسمبلی (ب) سینٹ (ج)
صوبائی اسمبلی (د) مقامی حکومتیں
درست جواب: (ج) صوبائی اسمبلی۔ صوبائی سطح پر قانون سازی متعلقہ صوبائی اسمبلی کرتی ہے۔

کشمیر کونسل کے ارکان کی تعداد ہے: (الف) 12 (ب) 14 (ج) 16 (د) 18
درست جواب: (ب) 14۔ کشمیر کونسل کے کل 14 ارکان ہوتے ہیں (8 آزاد جموں و کشمیر سے، 6 وفاق کے نمائندے)۔

گلگت بلتستان کونسل کے ارکان کی تعداد ہے: (الف) 12 (ب) 14 (ج) 16 (د) 18
درست جواب: (الف) 12۔ گلگت بلتستان کونسل کے کل 12 ارکان ہوتے ہیں (6 نامزد، 6 منتخب)۔

آزاد جموں و کشمیر کی سپریم کورٹ میں چیف جسٹس کے علاوہ ججز کی تعداد ہے: (الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6
درست جواب: (الف) 3۔ آزاد جموں و کشمیر کی سپریم کورٹ ایک چیف جسٹس اور تین ججز پر مشتمل ہوتی ہے۔

پاکستان میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی: (الف) 2001ء میں (ب) 2003ء میں (ج)
2005ء میں (د) 2007ء میں

درست جواب: (ج) 2005ء میں۔ جون 2005ء میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لا کر اختیارات صوبوں کو واپس دیے گئے۔

مقامی حکومتوں کے دیہی علاقوں کے عمومی نظام کے درجے ہیں: (الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار



درست جواب: (ب) دو۔ دیہی علاقوں میں عمومی طور پر دو درجاتی نظام (یونین کونسل، ضلع/تحصیل کونسل) رائج ہے، سوائے خیبر پختونخوا کے جہاں تین درجاتی نظام ہے۔

میٹروپولیٹن کارپوریشن کا سربراہ ہوتا ہے: (الف) چیئرمین (ب) میئر (ج) لارڈ میئر (د) ناظم
درست جواب: (ج) لارڈ میئر۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن کا انتظامی سربراہ لارڈ میئر ہوتا ہے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- وفاقی درجہ بندی: صدر -> وزیر اعظم -> کابینہ -> سیکرٹری (21-22) -> ایڈیشنل سیکرٹری (21) -> جوائنٹ سیکرٹری (20) -> ڈپٹی سیکرٹری (19) -> سیکشن آفیسر (17-18)
- صوبائی درجہ بندی: گورنر -> وزیر اعلیٰ -> کابینہ -> سیکرٹری (20) -> ایڈیشنل سیکرٹری (19) -> ڈپٹی سیکرٹری (18) -> سیکشن آفیسر (17)
- عدلیہ کے چار فرائض: عدل کی فراہمی، تشریح، مشورہ، عدالتی نظر ثانی
- کشمیر کونسل = 14 ارکان؛ AJK اسمبلی = 53 ارکان
- گلگت بلتستان کونسل = 12 ارکان؛ GB اسمبلی = 33 ارکان؛ 2009ء میں نام و خود مختاری
- وفاقی - صوبائی تعلقات: CCI، NEC، NSC
- مقامی حکومتیں: قیام اگست 2001ء، تبدیلی جون 2005ء، شق A-140
- شہری درجات: میونسپل/ٹاؤن کمیٹی -> میونسپل کارپوریشن -> میٹروپولیٹن کارپوریشن

امتحانی نکات

- وفاقی و صوبائی سرکاری عہدوں کے گریڈ نمبر ترتیب سے یاد رکھیں
- AJK اور گلگت بلتستان کے ارکان کی تعداد الگ الگ یاد کریں (14 بمقابلہ 12، 53 بمقابلہ 33)
- CCI، NEC اور NSC کی سربراہی اور رکنیت کا فرق واضح رکھیں
- مقامی حکومتوں کی تاریخ (2001، 2005، 2013) کو ترتیب سے یاد رکھیں
- شہری و دیہی مقامی حکومتوں کے درجات کا موازنہ کریں



پاکستان اور بین الاقوامی امور

یہ باب پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد و راہنما اصولوں، امریکا، برطانیہ، چین، وسطی ایشیائی ریاستوں، سارک، یورپی یونین، اسلامی تعاون تنظیم، ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات، مسئلہ کشمیر، عالمی منظر ناموں میں پاکستان کا کردار، اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) اور عالمی مالیاتی اداروں (بالخصوص IMF) کے ساتھ پاکستان کے تعلق پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کے علاقائی و عالمی سفارتی تعلقات اور ان کے پاکستان کی معیشت و سلامتی پر اثرات کا تنقیدی جائزہ دینا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کے مقاصد اور راہنما اصولوں کا جائزہ لینا
- امریکا، برطانیہ، چین، وسطی ایشیائی ریاستوں، سارک ممالک، یورپی یونین اور خلیجی ممالک کے ساتھ تعلقات کا تجزیہ کرنا
- پاکستان کی دفاعی اہمیت اور SDGs کے حصول کی روشنی میں ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لینا
- مسئلہ کشمیر اور اس کے ممکنہ حل کے پاک-بھارت تعلقات پر اثرات کا تجزیہ کرنا
- علاقائی تنظیموں (یورپی یونین، ECO) میں پاکستان کی حیثیت، کردار اور شراکت کا تنقیدی جائزہ لینا
- عالمی مالیاتی اداروں، خصوصاً IMF، کے پاکستان پر اثرات پر تبادلہ خیال کرنا

کلیدی تصورات

پاکستان کی خارجہ پالیسی: مقاصد اور راہنما اصول

کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے فروری 1948ء میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کا خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا: 'ہماری خارجہ پالیسی دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ دوستی اور خیر سگالی پر مبنی ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔'



مقاصد: پاکستان کو ایک متحرک، ترقی پسند، اعتدال پسند و جمہوری اسلامی ملک کے طور پر فروغ دینا؛ بڑی طاقتوں اور ترقی پذیر ممالک سے دوستانہ تعلقات؛ کشمیر سمیت قومی سلامتی و جوہری مفادات کا تحفظ؛ تجارتی و اقتصادی تعاون کو مستحکم کرنا؛ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مفادات کا تحفظ؛ علاقائی و بین الاقوامی تعاون کے لیے قومی وسائل کا بہترین استعمال۔

راہنما اصول: قومی سالمیت و آزادی کا تحفظ؛ دوسری قوموں کے اندرونی معاملات کا احترام؛ تنازعات کا مذاکرات و سفارت کاری سے حل؛ علاقائی سالمیت کو ترجیح؛ اقوام متحدہ کے چارٹر اور کثیر الجہتی معاہدوں کی پاسداری؛ غیر جانبداری اور توازن۔

امریکا اور برطانیہ کے ساتھ تعلقات

پاکستان اور امریکا نے اگست 1947ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے؛ امریکا پاکستان کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ممالک میں سے ایک تھا۔ پاکستان کا سفارت خانہ واشنگٹن میں اور امریکا کا سفارت خانہ اسلام آباد میں ہے۔ امریکا نے منگلا، تربیلا اور گول زام ڈیموں جیسے میگا منصوبوں میں مدد دی، پاکستان کا اہم اقتصادی و دفاعی شراکت دار رہا ہے اور پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی منڈی ہے۔

پاکستان اور برطانیہ کے سفارتی تعلقات 1947ء کی آزادی سے شروع ہوئے، جن کی جڑیں نوآبادیاتی دور سے جڑی ہیں۔ برطانیہ کی ترقی پذیر ممالک ٹریڈنگ سکیم (DCTS) کے تحت پاکستانی برآمدات کو زیرو ٹیرف رسائی حاصل ہے۔ برطانیہ دفاعی تعاون کے پروگراموں کے ذریعے پاکستانی افسران کو تربیت فراہم کرتا ہے، اور برطانیہ میں مقیم پاکستانی طلبہ کی کثیر تعداد دونوں ممالک کے گہرے ثقافتی و تعلیمی روابط کی علامت ہے۔

چین کے ساتھ تعلقات

پاکستان اور چین نے مئی 1951ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے؛ پاکستان عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے والے اولین ممالک میں شامل تھا اور امریکی اتحادی ہونے کے باوجود چین کی عالمی رکنیت کے لیے کھل کر دل سے معاونت کی۔ چین آج پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار اور انفراسٹرکچر و توانائی کا بڑا سرمایہ کار ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) صدر شی جن پھنگ کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اسلحے کی دوڑ کو کنٹرول کرنے، انسداد دہشت گردی اور میری ٹائم امور پر مضبوط دفاعی تعاون ہے؛ پاک بھارت جنگوں میں چین نے کھلے دل سے پاکستان کا ساتھ دیا۔ شاہراہِ قراقرم (شاہراہِ ریشم) پاک-چین دوستی کی بڑی علامت ہے۔



وسطی ایشیائی ریاستیں اور سارک

1991ء میں سابق سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد وجود میں آنے والی ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان جیسی وسطی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے ذریعے مزید فروغ پائے۔ یہ ریاستیں ساحل سمندر سے محروم ہیں اور پاکستان کا ساحل استعمال کرتی ہیں، جب کہ پاکستان کو ان کے توانائی وسائل و معدنیات درکار ہیں۔

سارک (SAARC) کی بنیاد 1985ء میں ڈھاکہ میں رکھی گئی؛ اس کے آٹھ رکن ممالک پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان ہیں۔ مقاصد: باہمی اعتماد سازی، اجتماعی خود انحصاری، معاشی و ثقافتی تعاون اور بین الاقوامی امور پر یکساں موقف۔ بھارت کی روایتی ہٹ دھرمی کے باعث سارک خطے میں کوئی فعال کردار ادا نہیں کر پا رہا، خصوصاً مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے منصفانہ موقف کے باوجود۔

یورپی یونین اور اسلامی تعاون تنظیم (OIC)

پاکستان کے یورپی یونین سے تعلقات باہمی تعاون پر مبنی ہیں؛ فرانس، برطانیہ، سوئیڈن اور جرمنی سے معاشی و دفاعی معاہدے کیے گئے ہیں۔ یورپی یونین نے پاکستان کے سیلاب متاثرین سے یکجہتی کا اظہار کیا اور امدادی کوششوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ موسمیاتی تبدیلی، تعلیم، ثقافت، سائنس و ٹیکنالوجی اور تارکین وطن کے امور پر قریبی تعاون جاری ہے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (اب اسلامی تعاون تنظیم، OIC) کا قیام 1969ء میں عمل میں آیا؛ اس کا صدر دفتر جدہ، سعودی عرب میں ہے۔ مسجد اقصیٰ کو آگ لگائے جانے کے بعد 1969ء میں رباط، مراکش میں اس کا پہلا اجلاس ہوا جس میں پاکستان نے بھرپور شرکت کی۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی، جس میں پاکستان کی پیش کردہ فلسطینی آزادی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ پاکستان نے مسلم امہ کے اتحاد اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات

ترکیہ نے قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کو تسلیم کیا اور مسئلہ کشمیر پر مکمل حمایت کی؛ پاک بھارت جنگوں میں اسلحہ فراہم کیا۔ اگست 2022ء میں دونوں ممالک نے تجارتی معاہدے پر دستخط کیے۔ مشرق وسطیٰ پاکستان کی معیشت کے لیے اہم ہے۔ تقریباً 5 ملین پاکستانی (بینکرز، انجینئرز اور ہنرمند افراد سمیت) وہاں مقیم ہیں، اور سعودی عرب، قطر و متحدہ عرب امارات جیسے خلیجی ممالک پاکستان کی ترسیلات زر میں 54 فی صد سے زائد حصہ ڈالتے ہیں۔ سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کا حامی رہا ہے۔



پاکستان نے 2021ء کے العلا معاہدے (قطر-سعودی عرب-بحرین-متحدہ عرب امارات-مصر) کا خیر مقدم کیا اور یمن، شام و فلسطین کے تنازعات کے پر امن، اقوام متحدہ و OIC کی قراردادوں کے مطابق حل کی حمایت کرتا ہے۔ پاکستان اور روس (سابقہ سوویت یونین) کے تعلقات 1948ء میں شروع ہوئے؛ 1966ء میں روس نے تاشقند معاہدہ کرا کر 1965ء کی جنگ کے بعد افواج کی واپسی و مقبوضہ علاقوں کا مسئلہ حل کرایا۔ بھٹو دور میں تعلقات میں بہتری آئی اور کراچی اسٹیل مل قائم ہوئی؛ 1979ء کے افغانستان پر روسی قبضے سے تعلقات بگڑے، لیکن 1990ء کی دہائی سے تجارتی، دفاعی اور ثقافتی تعاون دوبارہ فروغ پا رہا ہے۔

مسئلہ کشمیر

قائد اعظم نے فرمایا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے؛ پاکستان کی زراعت کا انحصار کشمیر سے نکلنے والے دریاؤں پر ہے۔ جموں و کشمیر کا تنازع اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر طویل ترین زیر التوا مسائل میں سے ایک ہے؛ متعدد قراردادیں کشمیریوں کے حق خود ارادیت اور آزادانہ رائے شماری کی توثیق کرتی ہیں۔ 5 اگست 2019ء کو بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت بین الاقوامی سطح پر ختم کر کے کشمیریوں کا حق خود ارادیت مجروح کیا۔

پہلی پاک-بھارت جنگ مسئلہ کشمیر پر 1948ء میں لڑی گئی، جس میں قبائلی لشکروں نے سری نگر تک پیش قدمی کی؛ بھارت خود سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد لے گیا۔ 1965ء کی جنگ، 1999ء کا معرکہ کارگل اور 2025ء میں پہلگام واقعے کے بعد بھارت کے آپریشن سندور کے جواب میں پاکستان کا کامیاب آپریشن بنیان موصول اسی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر پاک-بھارت تعلقات میں بنیادی بہتری ممکن نہیں۔

مسئلہ کشمیر کے ممکنہ حل کے اثرات: پاک-بھارت سفارتی تعلقات میں بہتری، تجارت میں اضافہ، جوہری خطرات میں کمی، علاقائی سلامتی و اعتماد میں اضافہ، مواصلاتی روابط کی بحالی، ثقافتی تبادلوں، سارک کی افادیت میں اضافہ (یورپی یونین طرز کے علاقائی ماڈل کی طرح) اور جموں و کشمیر کے عوام کے لیے انسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری۔

عالمی منظر ناموں میں پاکستان کا کردار

پاکستان دنیا کی چند بڑی مسلح افواج میں شمار ہونے والا ایک تسلیم شدہ ایٹمی ریاست اور ابھرتی ہوئی معیشت ہے۔ سیٹو اور سینٹو معاہدات سے لے کر سوویت-افغان جنگ، 9/11 کے بعد کی امریکا-افغان جنگ اور مشرق وسطیٰ کی کشیدگیوں تک، پاکستان کا کردار قابل ذکر رہا ہے۔ پاکستان اقوام متحدہ، شنگھائی تعاون تنظیم، اسلامی تعاون تنظیم، دولت مشترکہ، سارک اور انسداد دہشت گردی اتحاد کا رکن ہے، اور غیر جانب دار تحریک (NAM) کی رکنیت بھی رکھتا ہے۔



2008ء کے ممبئی حملوں کے بعد پاک-بھارت تعلقات میں کشیدگی بڑھی، اور اگست 2019ء میں بھارت کے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کے بعد تعلقات مزید متاثر ہوئے۔ پاکستان اقوام متحدہ کے امن مشنز میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے، جوہری توانائی پر بین الاقوامی کنٹرول کا حامی رہا ہے، کانگو سمیت کئی ممالک میں امن دستے بھیجے ہیں، اور سری لنکا، کیوبا اور لیبیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنوانے میں مدد دی ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ محکوم و غلام قوموں کے حق خود ارادیت کی حمایت کی ہے، اسی لیے کشمیر و فلسطین کے عوام کا ساتھ دیتا ہے۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) اور عالمی مالیاتی ادارے

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کو یکجا کرتی ہے؛ پاکستان اس پلیٹ فارم سے علاقائی امن و ترقی کو اولین اہمیت دیتا ہے، تاہم پاک-بھارت کشیدگی تجارت کے فروغ میں رکاوٹ ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، عالمی بینک، یورپی مرکزی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن جیسے عالمی مالیاتی ادارے پائیدار ترقی کے لیے کام کرتے ہیں، مگر قرض کو سخت اقتصادی شرائط (ٹیکس اضافہ، اخراجات میں کمی) سے مشروط کرنے پر تنقید کا نشانہ بھی بنتے ہیں۔

IMF 1945ء میں قائم ہوا اور اس کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔ پاکستان نے ایوب خان سے لے کر میاں محمد شہباز شریف تک تقریباً ہر دور حکومت میں IMF کے قرض پروگرام لیے۔ 2023ء میں مخلوط حکومت نے تین ارب ڈالر کے معاہدے سے ڈیفالٹ سے بچت کی؛ زر مبادلہ ذخائر کی کمی کے باعث پاکستان کے لیے IMF پروگراموں پر انحصار تاحال ناگزیر ہے۔

اہم تعریفات

خارجہ پالیسی کی تعریف کریں۔

کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

سارک (SAARC) کیا ہے؟

1985ء میں ڈھاکہ میں قائم ہونے والی جنوبی ایشیائی ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون، جس کے آٹھ رکن ممالک ہیں۔

CPEC کیا ہے؟



چین پاکستان اقتصادی راہداری، جو چین کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے اور دونوں ممالک کے مابین رابطوں و انفراسٹرکچر کو بہتر بناتا ہے۔

او آئی سی (OIC) کیا ہے؟

1969ء میں قائم ہونے والی اسلامی تعاون تنظیم، جس کا صدر دفتر جدہ، سعودی عرب میں ہے۔

IMF کیا ہے؟

1945ء میں قائم ہونے والا بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، جو رکن ممالک کو معاشی خسارے پر قابو پانے کے لیے قرضے اور معاونت فراہم کرتا ہے۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کیا ہے؟

وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کو یکجا کرنے والی تنظیم جو رکن ممالک کے مابین روابط اور تعاون کو فروغ دیتی ہے۔

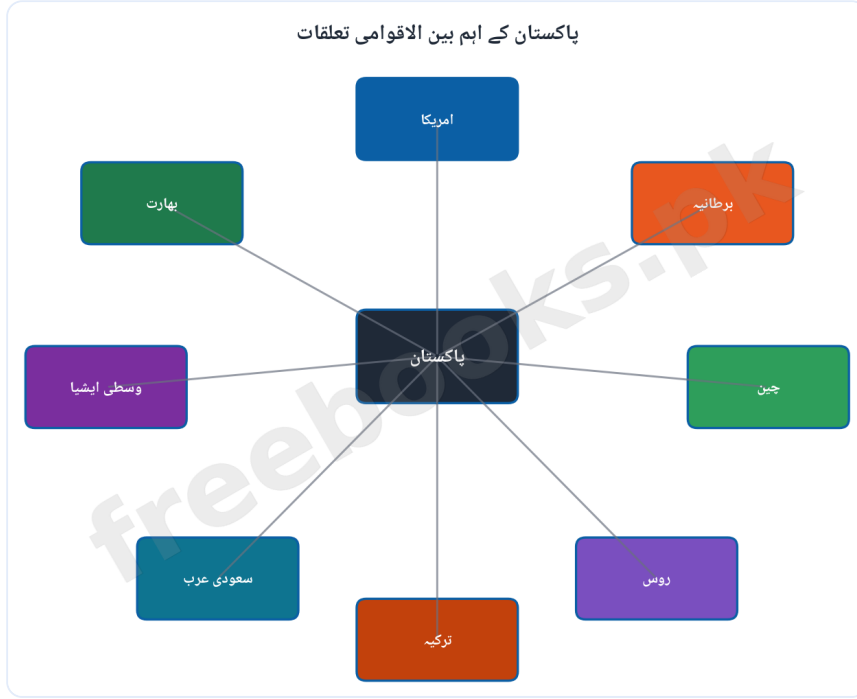
اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
پاک-امریکا سفارتی تعلقات	اگست 1947ء
پاک-چین سفارتی تعلقات	مئی 1951ء
سارک کا قیام	1985ء، ڈھاکہ
OIC کا قیام	1969ء
دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس	1974ء، لاہور
پہلی پاک-بھارت جنگ (کشمیر)	1948ء
معرکہ کارگل	1999ء
بھارت کا کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنا	5 اگست 2019ء
تاشقند معاہدہ	1966ء
IMF کا قیام	1945ء، واشنگٹن



خاکہ جات

پاکستان کے اہم بین الاقوامی تعلقات: امریکا، برطانیہ، چین، ترکیہ، سعودی عرب و روس کے ساتھ تعلقات کا خاکہ



پاکستان کے اہم بین الاقوامی تعلقات

پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں: اقوام متحدہ، ECO، OIC، سارک، دولت مشترکہ اور شنگھائی تعاون تنظیم کا خاکہ



پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں



پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں

مختصر سوالات و جوابات

پاکستان کی صنعتی اور فنی شعبہ جات میں روس کی معاونت کا مختصر بیان کریں۔
روس کے تعاون سے کراچی میں اسٹیل مل قائم کی گئی جو پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے، نیز توانائی و دفاعی شعبوں میں بھی تعاون رہا ہے۔

پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے اقتصادی راہداری منصوبہ کیا ہے؟
چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) چین کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان رابطے اور انفراسٹرکچر بہتر بنانا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کو بنانے کا کیا مقصد تھا؟
دوسری جنگ عظیم کے بعد توازنِ ادائیگی کے مسائل کے شکاریورپی ممالک کی مدد کے لیے 1945ء میں IMF قائم کیا گیا۔

یورپی یونین کن شعبوں میں پاکستان سے تعاون کر رہا ہے؟
موسمیاتی تبدیلی، تعلیم، ثقافت، سائنس و ٹیکنالوجی، ڈیجیٹلائزیشن اور تارکینِ وطن کے امور پر تعاون جاری ہے۔
خارجہ پالیسی کی تعریف تحریر کریں۔



کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔
ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان۔

تفصیلی سوالات و جوابات

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کا تجزیہ کریں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی قومی سالمیت و آزادی کے تحفظ، دوسری قوموں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، تنازعات کے پرامن حل، علاقائی سالمیت کی ترجیح اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی پاسداری جیسے اصولوں پر قائم ہے۔ قائد اعظم کے فروری 1948ء کے بیان کے مطابق یہ پالیسی دوستی و خیر سگالی پر مبنی ہے اور کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتی۔ اس کا مقصد پاکستان کو ایک متحرک، اعتدال پسند اسلامی ملک کے طور پر فروغ دینا اور قومی مفادات (کشمیر، جوہری تحفظ، اقتصادی تعاون) کا تحفظ کرنا ہے۔

پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیں۔

پاکستان اور امریکا کے سفارتی تعلقات اگست 1947ء میں قائم ہوئے۔ امریکا نے منگلا، تریلا اور گول زام ڈیموں جیسے میگا منصوبوں میں مدد دی اور طویل عرصے سے پاکستان کا اہم اقتصادی و دفاعی شراکت دار رہا ہے، نیز پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی منڈی بھی ہے۔ دونوں ممالک کے مابین دفاعی معاملات، دہشت گردی، ماحولیاتی تبدیلی، توانائی اور صحت جیسے امور پر باقاعدہ بات چیت ہوتی ہے، اور تعلیمی و عوامی روابط بھی مضبوط ہیں۔

پاکستان کے مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

مشرق وسطیٰ گہری مذہبی و ثقافتی وابستگی، اقتصادی و دفاعی تعاون اور تقریباً 5 ملین پاکستانیوں کی موجودگی کے باعث پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لیے اہم خطہ ہے۔ سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات جیسے خلیجی ممالک پاکستان کی ترسیلات زر میں 54 فی صد سے زائد حصہ ڈالتے ہیں۔ سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کا حامی رہا ہے۔ پاکستان نے 2021ء کے علاحدہ معاہدے کا خیر مقدم کیا، یمن و شام کے بحرانوں کے پرامن حل کی حمایت کرتا ہے اور فلسطین کے مسئلے کا حل اقوام متحدہ و OIC کی قراردادوں کے مطابق چاہتا ہے۔



پاکستان کا اسلامی تعاون کی تنظیم میں کردار واضح کریں۔

پاکستان نے 1969ء میں OIC کے قیام سے لے کر آج تک ہر اجلاس میں بھرپور شرکت کی ہے۔ 1974ء کی دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس (لاہور) میں پاکستان کی پیش کردہ فلسطینی آزادی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ پاکستان نے مسلم امہ کے اتحاد، مسلمانوں کے حق میں تحریکوں کی حمایت اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، جس کا پوری اسلامی برادری اعتراف کرتی ہے۔

مسئلہ کشمیر کا تجزیہ کریں۔

مسئلہ کشمیر پاکستان و بھارت کے درمیان دیرینہ تنازع ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر طویل ترین زیر التوا مسائل میں سے ایک ہے۔ متعدد قراردادیں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی توثیق کرتی ہیں، مگر بھارت نے 5 اگست 2019ء کو خصوصی حیثیت ختم کر کے اس کی تنازع حیثیت کو یکطرفہ طور پر بدلنے کی کوشش کی۔ 1948ء کی پہلی جنگ سے لے کر 1965ء، 1999ء کے کارگل معرکے اور 2025ء کے حالیہ تصادم تک، یہ مسئلہ حل نہ ہونے کی وجہ سے پاک-بھارت تعلقات میں مستقل کشیدگی رہی ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس 1969ء میں منعقد ہوا: (الف) ریاض میں (ب) تہران میں (ج) جدہ میں (د) رباط میں

درست جواب: (د) رباط میں۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس 1969ء میں رباط، مراکش میں منعقد ہوا۔

پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے: (الف) 1948ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1950ء میں (د) 1951ء میں

درست جواب: (د) 1951ء میں۔ پاکستان اور چین نے مئی 1951ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے۔

1991ء میں شکست و ریخت ہوئی: (الف) سابق سوویت یونین کی (ب) یوکرین کی (ج) سوڈان کی (د) ویتنام کی

درست جواب: (الف) سابق سوویت یونین کی۔ 1991ء میں سابق سوویت یونین ٹوٹ کر کئی آزاد ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر پر پہلی قرارداد منظور کی: (الف) 1947ء میں (ب) 1948ء میں (ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

درست جواب: (ب) 1948ء میں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر پر اپنی پہلی قرارداد 1948ء میں منظور کی۔



بھارت نے جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی: (الف) 1965ء میں (ب) 1971ء میں (ج) 1999ء

میں (د) 2019ء میں

درست جواب: (د) 2019ء میں۔ بھارت نے 5 اگست 2019ء کو مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- پاک-امریکا تعلقات: اگست 1947ء؛ پاک-چین تعلقات: مئی 1951ء
- سارک: 1985ء، ڈھاکہ، 8 رکن ممالک؛ OIC: 1969ء، صدر دفتر جدہ
- CPEC = ون بیلٹ ون روڈ کا حصہ؛ شاہراہ قراقرم = شاہراہ ریشم
- مسئلہ کشمیر: پہلی جنگ 1948ء، کارگل 1999ء، خصوصی حیثیت کا خاتمہ 2019ء
- تاشقند معاہدہ 1966ء (روس کی ثالثی)
- IMF کا قیام 1945ء، صدر دفتر واشنگٹن
- ECO = وسطی ایشیا + جنوبی ایشیا کو یکجا کرنے والی تنظیم
- پاکستان کی رکنیت: اقوام متحدہ، ECO، OIC، سارک، دولت مشترکہ، NAM

امتحانی نکات

- ہر ملک کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کا سال الگ الگ یاد رکھیں
- کشمیر سے متعلق تمام تاریخیں (1948، 1965، 1999، 2019، 2025) ترتیب سے یاد کریں
- بین الاقوامی تنظیموں کے قیام کے سال اور صدر دفتر کا موازنہ کریں
- قائد اعظم کے خارجہ پالیسی بیان کا حوالہ درست الفاظ میں یاد رکھیں
- IMF پروگراموں سے وابستہ حکومتوں کی فہرست ترتیب سے دہرائیں



پاکستان میں تعلیم، کھیل اور سیاحت

یہ باب پاکستان میں تصورِ تعلیم، نظامِ تعلیم کے مدارج، پیشہ ورانہ و مدرسہ و فاصلاتی تعلیم، تعلیمی مسائل، معاشرے میں کھیلوں کی اہمیت و فوائد، بین الاقوامی و دیسی کھیلوں میں پاکستان کا مقام، سیر و سیاحت بطور صنعت، PTDC کا کردار، قومی یکجہتی اور فلاحی ریاست کے قیام میں ریاست، معاشرے و حکومت کے کردار پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کے تعلیمی، کھیلوں اور سیاحتی شعبوں کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی و فلاحی ریاست کے تصورات سے روشناس کرانا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- اسلام اور 1973ء کے دستور کی رہنمائی میں تصورِ تعلیم کی وضاحت کرنا
- پاکستان کے نظامِ تعلیم کے اہم خدوخال (پرائمری، ایلمنٹری، سیکنڈری، ہائر سیکنڈری اور یونیورسٹی تعلیم) پر تنقیدی جائزہ لینا
- پروفیشنل، ٹیکنیکل اور فاصلاتی تعلیم میں حالیہ پیش رفت اور مدارس کی تعلیم ہموار کرنے کی کوششوں کا جائزہ لینا
- پاکستانی معاشرے میں کھیلوں کی اہمیت اور ہاکی، کرکٹ، سکواش، سنوکر، فٹ بال، لان ٹینس اور پولو میں پاکستان کے عالمی مقام کا جائزہ لینا
- پاکستان میں مختلف ان ڈور اور دیسی کھیلوں کا مقام بیان کرنا
- ایک اہم تفریحی سرگرمی کے طور پر سیاحت کی اہمیت اور مشہور سیاحتی مقامات کی پہچان کرنا
- سیر و سیاحت کی صنعت کو درپیش مسائل اور PTDC کے کردار پر تنقیدی جائزہ لینا
- کھیلوں اور سیر و سیاحت میں تعلق قائم کرنا
- متنوع علاقائی، ثقافتی، مذہبی و نسلی شناختوں کے درمیان احترام کی اہمیت اور پر امن معاشرے میں ان کے کردار کو سمجھنا
- فلاحی ریاست کے قیام میں ریاست، معاشرے اور حکومت کے کردار اور قومی اتحاد میں معاون و مزاحم عناصر کا جائزہ لینا



کلیدی تصورات

تعلیم کا تصور اور مقاصد

تعلیم (Education) کے معنی تربیت دینا، نشوونما کرنا اور راہنمائی کرنا ہیں؛ یہ عربی لفظ 'علم' سے ماخوذ ہے۔ اصطلاحی طور پر تعلیم وہ عمل ہے جس کے ذریعے افراد کی تربیت و نشوونما کا بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کامیاب رکن بن سکیں۔

پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مقاصد میں نظریہ پاکستان و اسلام کا تحفظ، نصاب کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا، درسی کتب کی نئے سرے سے ترتیب، تربیت اساتذہ، کمرہ جماعت میں کمپیوٹر کا استعمال، شرح خواندگی میں اضافہ، نجی شعبے کی حوصلہ افزائی، تحقیق کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کو بین الاقوامی معیار پر لانا، یکساں تعلیمی مواقع اور امتحانی نظام کی بہتری شامل ہیں۔

پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مدارج

ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال و تعلیم (ECCE)، پرائمری (پہلی تا پانچویں) اور ایلیمنٹری تعلیم (پہلی تا آٹھویں، دورانیہ آٹھ سال) نظامِ تعلیم کی بنیاد ہیں۔ ثانوی تعلیم (نویں-دسویں) میں آرٹس، سائنس، کمپیوٹر سائنس اور کامرس پڑھائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم (گیارہویں-بارہویں) ہائر سیکنڈری اسکولوں یا کالجوں میں دی جاتی ہے؛ ان امتحانات کا انعقاد بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کرتا ہے۔

یونیورسٹی تعلیم میں انٹرمیڈیٹ کے بعد دو سالہ گریجویشن (ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام-ADP، ایسوسی ایٹ کالجز) یا چار سالہ گریجویشن (بچلر آف اسٹڈیز-BS، ڈگری کالجز) کی جاتی ہے؛ پوسٹ گریجویشن کے لیے مزید دو سال درکار ہوتے ہیں، اور ڈاکٹریٹ تک تعلیم کی سہولت موجود ہے۔

پروفیشنل، ٹیکنیکل اور دیگر خصوصی تعلیم

میڈیکل تعلیم: انٹرمیڈیٹ کے بعد انٹری ٹیسٹ سے میڈیکل کالجز میں داخلہ؛ نرسنگ و پیرامیڈیکل تربیت کے ادارے بھی موجود ہیں۔ انجینئرنگ تعلیم: انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) کی بنیاد پر چار سالہ ڈگری، سول، الیکٹریکل، مکینیکل و دیگر شعبوں میں۔ قانون کی تعلیم: چار سالہ ایل ایل بی، نیز ایل ایل ایم اور ڈاکٹریٹ ان لا و شریعہ لا بھی رائج ہیں۔

زراعت کی تعلیم دیہی معیشت کی ترقی کے لیے اہم ہے۔ بزنس و کامرس تعلیم میں بینکنگ، فنانس، مارکیٹنگ اور تشہیر جیسے شعبوں میں بی بی اے، بی کام، ایم کام اور ایم بی اے ڈگریاں حاصل کی جاتی ہیں۔ کمپیوٹر و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم زمانے کی ضرورت ہے۔ ہوم اکنامکس خواتین کو گھریلو بجٹ سازی اور بچوں کی بہتر نشوونما کے قابل بناتی ہے۔



تربیتِ اساتذہ پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے؛ پنجاب ایجوکیشن، کریکولم، ٹریننگ اینڈ ایسٹمنٹ اتھارٹی (PECTAA) لاہور میں اساتذہ کی تربیت کے لیے خصوصی شعبہ موجود ہے۔

خصوصی افراد (ناہینا، گونگے، بہرے وغیرہ) کی تعلیم کے لیے خصوصی ادارے قائم کیے گئے ہیں؛ سرکاری ملازمتوں میں ان کے لیے مخصوص کوٹہ مقرر ہے۔ لاہور میں مریم نواز اسکول اینڈ ریسورس سینٹر فار آٹزم (MNSCRA) پاکستان کا پہلا سرکاری اسکول ہے جو آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر (ASD) کے حامل بچوں کے لیے قائم کیا گیا۔

مدرسہ نظام تعلیم اور فاصلاتی تعلیم

مدارس کا نظام اسلامی علوم و عربی زبان کے فروغ کے لیے ہے اور عام طور پر ابتدائی سے اعلیٰ سطح تک مفت تعلیم دیتا ہے۔ ہم نصابی، پیشہ ورانہ اور کمپیوٹر کی تعلیم کو ان کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے تاکہ فارغ التحصیل طلبہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں؛ اس مقصد کے لیے پنجاب کی سطح پر مدرسہ ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا ہے۔

فاصلاتی تعلیم کے لیے اسلام آباد میں قائم پیپلز اوپن یونیورسٹی کا نام بعد میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھا گیا؛ اس کے ذیلی دفاتر ملک بھر میں موجود ہیں جہاں میٹرک سے پی ایچ ڈی تک ڈگریاں گھریٹھے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ورہ چوئل یونیورسٹی سمیت دیگر ادارے بھی انٹرنیٹ و سوشل میڈیا کے ذریعے فاصلاتی تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

پاکستان میں تعلیمی مسائل

دیہی-شہری تقسیم ختم کرنے کے لیے ڈیجیٹل کلاس رومز و آن لائن لرننگ کا استعمال، جدید تدریسی طریقے و اساتذہ کی اعلیٰ تربیت، طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے منصوبے، تعلیمی بجٹ میں اضافہ، شفاف امتحانی نظام، اور تعلیمی اداروں میں کھیل کے میدان جیسی سہولتوں کی فراہمی ضروری ہے۔

معاشرے میں کھیلوں کی اہمیت اور فوائد

کھیل انسان کی ذہنی و جسمانی نشوونما کا ذریعہ ہیں؛ ان سے پھرتی، چستی، قائدانہ صلاحیتیں، نظم و ضبط اور سخت محنت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ کھیلوں کے فوائد پانچ اقسام میں بیان کیے جاتے ہیں: جسمانی فوائد (دوران خون، تنفس اور اعضا کی مضبوطی)، ذہنی فوائد (فہم و فراست، قوت فیصلہ اور ارتکاز)، جذباتی و معاشرتی فوائد (تعاون، ضابطوں کی پابندی، اجتماعی مفاد کی ترجیح)، مؤثر ابلاغ کی تربیت (زبان دانی اور اظہار کی صلاحیت) اور مالی فوائد (کھلاڑیوں کی خوشحالی اور ملک کے لیے زر مبادلہ)۔



بین الاقوامی کھیلوں میں پاکستان کا مقام

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے؛ پاکستان چار بار (1971، 1978، 1982، 1994) ہاکی ورلڈ کپ جیتنے والی سب سے کامیاب ٹیم ہے اور تین بار (1960 روم، 1968 میکسیکو سٹی، 1984 لاس اینجلس) اولمپک گولڈ میڈل جیت چکا ہے (1948ء کے لندن اولمپکس میں پاکستان نے چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی)۔ پاکستان نے ہاکی ورلڈ کپ 2026ء کے لیے بھی کوالیفائی کر لیا ہے۔

کرکٹ پاکستان کا مقبول ترین کھیل ہے؛ ICC نے 1952ء میں پاکستان کو ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی، پہلا ٹیسٹ میچ بھارت کے خلاف دہلی میں کھیلا گیا۔ پاکستان نے 1992ء کے ورلڈ کپ فائنل میں انگلینڈ کو شکست دے کر عالمی چیمپئن شپ جیتی؛ پہلا کرکٹ ورلڈ کپ 1975ء میں انگلینڈ میں کھیلا گیا۔

سکواش میں جہانگیر خان اور جان شیر خان نے برٹش اوپن اور ورلڈ چیمپئن شپ میں حیرت انگیز ریکارڈ قائم کیے؛ جہانگیر خان اب حکومتی تعاون سے سکواش کی بحالی کے لیے کوششیں کر رہے ہیں اور نئے کھلاڑی تیار کرنے کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ سنوکر میں محمد یوسف نے 1994ء میں IBSF ورلڈ ایمریکن چیمپئن شپ جیت کر اس کھیل کو مقبول کیا؛ پاکستان بلرڈز اینڈ سنوکر ایسوسی ایشن اس کھیل کی ترقی کے لیے کام کرتی ہے۔

فٹ بال میں سیالکوٹ دنیا کو اعلیٰ معیار کی فٹ بالیں (بشمول ورلڈ کپ کے لیے) فراہم کرتا ہے۔ لان ٹینس میں اعصام الحق قریشی نے US Open گرینڈ سلیم فائنل تک رسائی حاصل کی۔ پولو (چوگان) شمالی علاقوں، بالخصوص چترال میں مقبول ہے؛ شندور میں سالانہ پولو ٹورنامنٹ دنیا بھر سے سیاح کھینچتا ہے۔ ہندوستان کے پہلے مسلمان بادشاہ قطب الدین ایبک پولو کھیلنے ہوئے گھوڑے سے گر کر جاں بحق ہوئے تھے؛ ان کا مزار انارکلی، لاہور میں ہے۔

ان ڈور اور دیسی کھیل

ان ڈور کھیلوں میں ٹیبل ٹینس (2024ء میں ساؤتھ ایشین یوتھ چیمپئن شپ میں 2 سلور، 4 برانز)، بیڈمنٹن (راجہ ذوالقرنین و محمد عدنان کی جوڑی کی ساؤتھ ایشیائی ريجنل چیمپئن شپ میں کامیابی) اور باسکٹ بال (پاکستان آرمی جیسی مقامی ٹیموں کی نمایاں کارکردگی) شامل ہیں۔

دیسی کھیلوں میں کبڈی (خصوصاً پنجاب کے دیہات میں مقبول، پاکستان نے 2020ء میں بھارت کو شکست دے کر کبڈی ورلڈ کپ جیتا)، کشتی (غلام محمد عرف گاما پهلوان، امام بخش اور منظور احمد عرف بھولو پهلوان جیسے مایہ ناز پهلوان؛ بھولو پهلوان کو 1962ء میں تمغائے امتیاز اور 'ستم زماں' کا خطاب ملا)، گلی ڈنڈا (پنجاب کے لڑکوں کا روایتی کھیل) اور میخ اکھاڑنا (بین الاقوامی گھڑ سواری فیڈریشن سے تسلیم شدہ روایتی کھیل) شامل ہیں۔



سیر و سیاحت بطور صنعت اور PTDC کا کردار

سیر و سیاحت جدید دور میں ایک صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے جو روزگار، قومی آمدنی اور زر مبادلہ میں اضافہ کرتی ہے۔ مری، گلیات، ہنزہ، سکردو، وادی کاغان، وادی سوات، درہ خیبر، وادی کالام اور ناران جیسے مقامات کے علاوہ لاہور کا شاہی قلعہ و بادشاہی مسجد، قلعہ روہتاس (دینہ)، ہرن مینار (شیخوپورہ)، ہڑپہ اور موئن جو دڑو کے قدیم آثار، قلعہ رانی کوٹ، ٹیکسلا کی گندھارا تہذیب، کٹاس راج مندر (چکوال) اور سکھ مت کے مقدس مقامات (نکانہ صاحب، گوردوارہ کرتار پور، گوردوارہ پنچ صاحب حسن ابدال) پاکستان کے نمایاں سیاحتی و تاریخی مقامات ہیں۔

سیر و سیاحت کو درپیش مسائل: ذرائع نقل و حمل کی کمی، دہشت گردی، ناکافی انفراسٹرکچر، نامناسب رہائشی سہولیات اور حکومتی سرپرستی کا فقدان۔ تجاویز: ٹرانسپورٹ کی بہتری، امن و امان کا قیام، عالمی معیار کی صفائی، ارزاں رہائشی سہولیات، پہاڑی علاقوں میں جیپ سروس کے بجائے چیئر لفٹ، اور PTDC کے لیے فنڈز میں اضافہ۔

پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا؛ اس نے ہوٹلز، موٹلز، ٹورسٹ انفارمیشن سینٹر اور پاکستان ٹورزمیٹڈ نامی چار ادارے قائم کیے جو ملک بھر اور آزاد جموں و کشمیر میں سیاحوں کو سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ کھیل اور سیر و سیاحت دونوں کا شمار تفریحی سرگرمیوں میں ہوتا ہے اور دونوں شخصیت کی تعمیر و صحت مند معاشرے کے قیام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

قومی یکجہتی اور فلاحی ریاست

پاکستان میں متنوع علاقائی، ثقافتی، مذہبی اور نسلی شناختوں کے درمیان باہمی احترام و افہام و تفہیم سے قومی وحدت، انسانی حقوق، جمہوریت، صنفی مساوات، قانون کی حکمرانی اور معاشی ترقی کو فروغ ملتا ہے۔ فلاحی ریاست کے قیام میں ریاست، معاشرے اور حکومت کا کردار حکومت۔ عوام رابطہ، عدل و انصاف، اقلیتوں کی مذہبی آزادی، استحصال سے پاک معاشرہ، خوشحالی اور احتساب و بدعنوانی کے خاتمے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

قومی اتحاد و یکجہتی کے اہم عناصر: مشترکہ زبان و نسل و مذہب، باہمی تعاون، نظریہ قومیت (پاکستانی قومیت کی بنیاد اسلام ہے)، مشترکہ ثقافت، جمہوریت اور معاشی ترقی۔ رکاوٹیں: آمدنی کا فرق و وسائل کی غیر مساوی تقسیم، متنوع گروہوں کا اتحاد نہ ہونا، فرقہ واریت و انتہا پسندی، عدل کی عدم فراہمی، کمزور انتظامیہ و بدعنوانی، پسماندہ تعلیمی نظام اور لسانی رکاوٹیں و غیر ملکی مداخلت۔

اہم تعریفات

تعلیم کی تعریف کریں۔



وہ عمل جس کے ذریعے معاشرے کے افراد کی تربیت اور نشوونما کا بندوبست کیا جاتا ہے، تعلیم کہلاتا ہے۔

ایلیمنٹری تعلیم سے کیا مراد ہے؟

پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی آٹھ سالہ تعلیم کو ایلیمنٹری یا ابتدائی تعلیم کہا جاتا ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم کیا ہے؟

ایسی منظم تربیت اور خصوصی تعلیم جس کا مقصد افراد کو مخصوص کیریئر کے لیے ضروری مہارتوں سے ہم کنار کرنا ہے۔

PTDC کیا ہے؟

پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن، جو 1972ء میں سیروسیاحت کی صنعت کے فروغ کے لیے قائم کی گئی۔

قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟

مشترکہ زبان، نسل، مذہب، ثقافت اور نظریے کی بنیاد پر قوم کے مختلف طبقات میں پیدا ہونے والا اتحاد و یگانگت۔

فلاحی ریاست کی تعریف کریں۔

ایسی ریاست جو عدل و انصاف، اقلیتوں کی آزادی، خوشحالی اور احتساب کو یقینی بنا کر عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
ایلیمنٹری تعلیم کا دورانیہ	8 سال
پاکستان کے ہاکی ورلڈ کپ	1971، 1978، 1982، 1994ء (چار بار)
پاکستان کے اولمپک ہاکی گولڈ	1960، 1968، 1984ء (تین بار)
پاکستان کوٹیسٹ کرکٹ کا درجہ	1952ء (ICC)
پاکستان کا پہلا کرکٹ ورلڈ کپ	1992ء (مقابلہ انگلینڈ)
PTDC کا قیام	1972ء
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی	اسلام آباد (سابقہ پیپلز اوپن یونیورسٹی)



خاکہ جات

پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مدارج: ابتدائی، پرائمری/ایلیمنٹری، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یونیورسٹی تعلیم کا خاکہ



پاکستان کے نظامِ تعلیم کے مدارج

پاکستان میں کھیلوں اور سیاحت کا خاکہ: ہاکی، کرکٹ، سکواش، سنو کرکی کامیابیاں اور نمایاں سیاحتی مقامات کا خاکہ



پاکستان میں کھیلوں اور سیاحت کا خاکہ



مختصر سوالات و جوابات

پاکستان کے سکواش کے کوئی سے دو ماہر کھلاڑیوں کے نام تحریر کریں۔
جہانگیر خان اور جان شیر خان۔

پیشہ ورانہ اور عام تعلیم میں کیا فرق ہے؟
پیشہ ورانہ تعلیم مخصوص کیریئر کے لیے خصوصی مہارتیں سکھاتی ہے جب کہ عام تعلیم عمومی علم و شعور کی نشوونما کرتی ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی سے کیا مراد ہے؟
کمپیوٹر اور مواصلاتی ذرائع کے استعمال سے معلومات کے حصول، ذخیرہ اور ترسیل کے علم کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کہتے ہیں۔

خصوصی افراد کی تعلیم کیا ہوتی ہے؟
ناہینا، گونگے، بہرے اور دیگر خصوصی افراد کی ضروریات کے مطابق تیار کردہ تعلیمی نظام، خصوصی تعلیم کہلاتا ہے۔

فاصلاتی نظام تعلیم کا تعارف پیش کریں۔
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی جیسے ادارے طلبہ کو گھریٹھے میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تعلیم فراہم کرتے ہیں۔

کھیل سے حاصل ہونے والے ذہنی فوائد بیان کریں۔
کھیلوں سے فہم و فراست، قوت فیصلہ، ارتکاز اور تجربات و مشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

پاکستان میں کشتی کے چار مشہور پہلو انوں کے نام لکھیں۔
غلام محمد عرف گاما پہلوان، امام بخش، منظور احمد عرف بھولو پہلوان اور ان کے خاندان کے دیگر پہلوان۔

پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے لیے دو تجاویز پیش کریں۔
ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور دہشت گردی پر قابو پا کر امن و امان کی صورتحال بہتر بنائی جائے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

پاکستان کے تعلیمی مقاصد بیان کریں۔

پاکستان کے نظام تعلیم کے مقاصد میں نظریہ پاکستان اور اسلام کا تحفظ، نصاب کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا، درسی کتب کی نئے سرے سے تشکیل، تربیت اساتذہ، کمرہ جماعت میں کمپیوٹر کا استعمال، شرح خواندگی میں اضافہ،



غریب طلبہ کے لیے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی، تحقیق کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کو بین الاقوامی معیار پر لانا، یکساں تعلیمی مواقع کی فراہمی اور امتحانی نظام کی بہتری شامل ہیں۔

تعلیم کے مدارج کی وضاحت کریں۔

پاکستان میں تعلیم کے چار بنیادی مدارج ہیں: ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال، پرائمری (پہلی-پانچویں) اور ایلیمنٹری تعلیم (پہلی-آٹھویں)؛ ثانوی تعلیم (نویں-دسویں)؛ اعلیٰ ثانوی تعلیم (گیارہویں-بارہویں)؛ اور یونیورسٹی تعلیم جس میں دو یا چار سالہ گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور ڈاکٹریٹ تک کی سہولت موجود ہے۔ ہر مرحلہ اگلے مرحلے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

پاکستان کے تعلیمی مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز دیں۔

پاکستان کے نظامِ تعلیم کو دیہی-شہری تقسیم، ناکافی بجٹ، غیر معیاری امتحانی نظام اور اساتذہ کی ناقص تربیت جیسے مسائل درپیش ہیں۔ ان کے حل کے لیے ڈیجیٹل کلاس رومز و آن لائن لرننگ، اساتذہ کی جدید تربیت، طلبہ کی انفرادی ضروریات کے مطابق منصوبہ بندی، تعلیمی بجٹ میں اضافہ، شفاف امتحانی نظام اور تعلیمی اداروں میں کھیل کے میدان جیسی سہولیات کی فراہمی ضروری ہے۔

کھیلوں کی اہمیت واضح کریں۔

کھیل انسان کی ذہنی و جسمانی نشوونما، نظم و ضبط اور قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان سے جسمانی فوائد (چستی، قوت برداشت)، ذہنی فوائد (قوت فیصلہ، ارتکاز)، جذباتی و معاشرتی فوائد (تعاون، ضابطوں کی پابندی)، ابلاغی صلاحیتوں کی بہتری اور مالی فوائد (زر مبادلہ، کھلاڑیوں کی خوشحالی) حاصل ہوتے ہیں۔

ہاکی اور کرکٹ میں پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں۔

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے؛ پاکستان چار بار (1971، 1978، 1982، 1994) ہاکی ورلڈ کپ اور تین بار (1960، 1968، 1984) اولمپک گولڈ میڈل جیت چکا ہے۔ کرکٹ میں پاکستان کو 1952ء میں ٹیسٹ درجہ ملا اور 1992ء کے ورلڈ کپ فائنل میں انگلینڈ کو شکست دے کر عالمی چیمپئن بنا؛ پاکستان کرکٹ ٹیم دنیا کی اہم ٹیموں میں شمار ہوتی ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

لفظ ایجوکیشن کے معنی ہیں: (الف) نشوونما کرنا (ب) سیکھنا (ج) پرکھنا (د) آگے بڑھنا
درست جواب: (الف) نشوونما کرنا۔ ایجوکیشن کے معنی تربیت دینا اور نشوونما کرنا ہیں۔



پاکستان میں تعلیم کے مدارج ہیں: (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ
درست جواب: (ج) چار۔ پاکستان میں تعلیم کے چار بنیادی مدارج ہیں: ابتدائی / پرائمری / ایلیمنٹری، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یونیورسٹی تعلیم۔

ملک کی صنعتی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے: (الف) بزنس کی تعلیم (ب) انجینئرنگ کی تعلیم (ج) کامرس کی تعلیم (د) مذہبی تعلیم
درست جواب: (ب) انجینئرنگ کی تعلیم۔ ملکی صنعتی ترقی کے لیے انجینئرنگ کی تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

ایلیمنٹری تعلیم کا دورانیہ ہے: (الف) پانچ سال (ب) سات سال (ج) آٹھ سال (د) نو سال
درست جواب: (ج) آٹھ سال۔ پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی ایلیمنٹری تعلیم کا دورانیہ آٹھ سال ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا طریقہ تدریس ہے: (الف) روایتی (ب) فاصلاتی (ج) پیچیدہ (د) ان میں کوئی نہیں

درست جواب: (ب) فاصلاتی۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فاصلاتی نظام کے ذریعے تعلیم فراہم کرتی ہے۔

پاکستان نے پہلی مرتبہ ہاکی کا ورلڈ کپ جیتا: (الف) 1971ء میں (ب) 1972ء میں (ج) 1973ء میں (د) 1974ء میں

درست جواب: (الف) 1971ء میں۔ پاکستان نے پہلی بار 1971ء میں ہاکی ورلڈ کپ جیتا۔

پاکستان نے اپنا پہلا عالمی کرکٹ کپ جس ملک کے خلاف جیتا، اس کا نام ہے: (الف) آسٹریلیا (ب) نیوزی لینڈ (ج) ویسٹ انڈیز (د) انگلینڈ

درست جواب: (د) انگلینڈ۔ پاکستان نے 1992ء کے ورلڈ کپ فائنل میں انگلینڈ کو شکست دے کر عالمی چیمپئن شپ جیتی۔

1962ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے تمغائے امتیاز سے نوازا گیا: (الف) امام بخش پہلوان کو (ب) حجاز پہلوان کو (ج) بھولو پہلوان کو (د) گاما پہلوان کو

درست جواب: (ج) بھولو پہلوان کو۔ 1962ء میں بھولو پہلوان کو حکومت پاکستان کی جانب سے تمغائے امتیاز سے نوازا گیا۔

بین الاقوامی سطح پر کرکٹ کا ذمہ دار ادارہ ہے: (الف) آئی سی سی (ICC) (ب) پی سی بی (PCB) (ج) بی سی سی آئی (BCCI) (د) پی ایچ ایف (PHF)

درست جواب: (الف) آئی سی سی (ICC)۔ بین الاقوامی سطح پر کرکٹ کا ذمہ دار ادارہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (ICC) ہے۔



پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے لیے پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا:
(الف) 1970ء میں (ب) 1972ء میں (ج) 1974ء میں (د) 1976ء میں
درست جواب: (ب) 1972ء میں۔ پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- تعلیم کے مدارج: ابتدائی / پرائمری / ایلیمنٹری (8 سال) - ثانوی - اعلیٰ ثانوی - یونیورسٹی
- ہاکی: 4 ورلڈ کپ (1971، 78، 82، 94)؛ 3 اولمپک گولڈ (1960، 68، 84)
- کرکٹ: ٹیسٹ درجہ 1952ء؛ پہلا ورلڈ کپ فتح 1992ء بمقابلہ انگلینڈ
- سکواش: جہانگیر خان و جان شیر خان؛ سنوکر: محمد یوسف (1994ء)
- PTDC کا قیام 1972ء؛ چار ادارے: ہوٹلز، موٹلز، ٹورسٹ انفارمیشن سینٹرز، پاکستان ٹورزم لیٹڈ
- مشہور سیاحتی مقامات: مری، ہنزہ، سکردو، وادی سوات، وادی کالام، شندور
- ویسی کھیل: کبڈی، کشتی، گلی ڈنڈا، میخ اکھاڑنا
- قومی یکجہتی کے عناصر: مشترکہ زبان / نسل / مذہب، ثقافت، نظریہ، جمہوریت، معاشی ترقی

امتحانی نکات

- کھیلوں کی اہم تاریخیں (1952، 1960، 1971، 1992) ترتیب سے یاد رکھیں
- تعلیم کے چار مدارج اور ان کے دورانیے کا موازنہ کریں
- سیاحتی مقامات کو نقشے پر پہچاننے کی مشق کریں
- کھلاڑیوں کے نام درست املا کے ساتھ لکھنے کی مشق کریں
- قومی یکجہتی کے عناصر اور رکاوٹوں کو الگ الگ فہرست میں یاد رکھیں



پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی

یہ باب پاکستان میں معاشی ترقی اور افرادی قوت، معدنی وسائل کی اقسام و مقام، کان کنی کی صنعت کو درپیش مسائل، توانائی کے قابل تجدید و غیر قابل تجدید وسائل، پاکستان کی بڑی صنعتوں (چینی، سیمنٹ، ٹیکسٹائل، کھاد، سیٹیل، آٹوموبائل)، گھریلو و چھوٹی صنعتوں، صنعتی اسٹیٹس اور زونز، جزوی روزگاری و بے روزگاری کے اثرات، خواندگی و ہنرمندی و تربیت کے کردار، سیاحت بطور صنعت اور پاکستان کی بین الاقوامی تجارت پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کے معاشی وسائل، صنعتی ڈھانچے اور ملکی و بین الاقوامی تجارت کے تصورات سے روشناس کرانا اور معاشی ترقی میں ان کے کردار کو سمجھانا ہے۔

تدریسی مقاصد

- پاکستان میں معاشی ترقی اور افرادی قوت پر تبادلہ خیال کر سکیں
- پاکستان میں معاشی وسائل کی اقسام اور تقسیم کی وضاحت کریں نیز قومی صنعت اور معیشت میں ان کی اہمیت کو بیان کر سکیں
- پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے پاکستان کی کان کنی کی صنعت کو درپیش چیلنجز، ماحولیاتی اثرات اور حفاظتی اقدامات کی چھان بین کر سکیں
- پاکستان میں دستیاب توانائی کے مختلف وسائل کا اندازہ لگانا جس میں قابل تجدید اور غیر قابل تجدید دونوں ذرائع جیسے پن بجلی، ہوا، شمسی توانائی اور بائیوفیول شامل ہیں اور ان کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لے سکیں
- پاکستان کی اہم صنعتوں جیسے چینی، سیمنٹ، کپاس، کھاد اور سیٹیل کو جانچ سکیں اور ان کی مقامی تقسیم، اہمیت اور مسائل کو ان کے معاشی، ماحولیاتی اور سماجی اثرات کے حوالے سے جانچ سکیں
- پاکستان میں گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کا تجزیہ کر سکیں
- حکومت کی زیر قیادت صنعتی اسٹیٹس اور زونز کے حوالے سے صنعتوں کے لیے حکومتی پالیسیوں کے مؤثر ہونے کا جائزہ لے سکیں
- جزوی روزگاری اور بے روزگاری کے اثرات کا تجزیہ کر سکیں
- پاکستان کی ترقی میں خواندگی، مہارت کی ترقی اور تربیت کے کردار کی نشان دہی کر سکیں
- پاکستان میں ایک صنعت کے طور پر سیاحت کی اہمیت کا تجزیہ کریں جس میں ریونیو جنریشن کے اعداد و شمار مددگار ثابت ہوتے ہیں؛ کسی مخصوص علاقے کے ساتھ ساتھ پورے ملک کی معاشی ترقی میں اس کا کردار بیان کریں



- پاکستان کی بین الاقوامی تجارت (درآمدات اور برآمدات) اور پاکستان کی معیشت پر اس کے اثرات پر تبادلہ خیال کر سکیں
- پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت بیان کر سکیں

کلیدی تصورات

معاشی ترقی اور افرادی قوت

کسی ملک کی معیشت میں ایک مخصوص مدت کے دوران اشیا اور خدمات کی پیداوار میں اضافہ معاشی ترقی کہلاتا ہے۔ یہ عموماً حقیقی مجموعی ملکی پیداوار (GDP) یا مجموعی قومی پیداوار (GNP) میں اضافے کے ذریعے جانی جاتی ہے جو معیارِ زندگی میں بہتری اور آمدنی میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ پاکستان کے اقتصادی سروے 2024-25 کے مطابق پاکستان کی معیشت نے مالی سال 2025 میں جی ڈی پی کی شرح نمو 2.68 فی صد حاصل کی جس کی وجہ صنعتی ترقی 4.8 فی صد، خدمات 2.9 فی صد اور زراعت میں ترقی 0.56 فی صد رہی؛ فی کس آمدنی قریباً 1824 امریکی ڈالر سالانہ ہے۔

موجودہ دور میں ملک کو مہنگائی، بڑی صنعتوں کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور مالیاتی خسارے جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ زراعت پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے جس کی ترقی میں جدت کی ضرورت ہے۔ ترسیلاتِ زر میں بہتری اور آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدوں کے تحت جاری مالیاتی اصلاحات معاشی استحکام کے لیے امیدوار ہیں؛ پائیدار معاشی ترقی کے لیے صنعتی اصلاحات، سرمایہ کاری اور برآمدات بڑھانے کی ضرورت ہے۔

پاکستان اقتصادی سروے 2024-25 کے مطابق پاکستان کی افرادی قوت قریباً 83.1 ملین ہے جس کی شرکت کی شرح قریباً 46.3 فی صد ہے۔ بے روزگاری کی شرح 7.1 فی صد ہے جو انسانی وسائل کے نمایاں کم استعمال کی عکاسی کرتی ہے۔ شعبہ جاتی تقسیم میں زراعت قریباً 37 فی صد، خدمات قریباً 37 فی صد اور صنعت کا شعبہ قریباً 20 فی صد افرادی قوت کو روزگار دیتا ہے۔ حکومت بیرون ملک ملازمتوں کے فروغ اور ان میں خواتین کارکنوں کی شرکت بڑھانے پر بھی زور دے رہی ہے۔

پاکستان میں معدنی وسائل کی اقسام اور مقام

قیمتی معدنیات اور دیگر اشیا کو زمین سے نکالنے کے عمل کو کان کنی (Mining) کہتے ہیں۔ پاکستان میں معدنی وسائل کے وسیع ذخائر موجود ہیں لیکن تربیت یافتہ افراد کی کمی، مالی حالات اور جدید ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا جاسکا۔ ملک میں معدنیات کی ترقی کے لیے پٹرولیم اور قدرتی وسائل کی وزارت ذمہ دار ہے۔ معدنیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: دھاتی (لوہا، تانبا، کرومائیٹ وغیرہ) اور غیر دھاتی (خوردنی نمک، چوڑے کاپتھر، کونڈ، سنگ مرمر اور جیسم وغیرہ)۔



خام لوہا (Iron Ore): بلوچستان میں چاغی، نوکنڈی، دالندین اور مستونگ؛ پنجاب میں کالا باغ، پکڑوال اور چنیوٹ؛ خیبر پختونخوا میں چترال، دیر، ہزارہ اور نوشہرہ کے علاقوں سمیت دیگر اضلاع؛ سندھ میں تھرپارکر، بدین اور ٹھٹھہ کے علاقوں میں خام لوہے کی کان کنی ہوتی ہے۔

کونلہ (Coal): پنجاب اور خیبر پختونخوا میں فیکٹریوں، اینٹوں کے بھٹوں اور توانائی کے شعبوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کونلے کے بڑے ذخائر تھر کے صحرا (سندھ) میں واقع ہیں؛ دیگر علاقوں میں پنجاب کا سالٹ رینج، بلوچستان میں کھوسٹ، شاہرگ اور ہرنائی، اور خیبر پختونخوا میں ہنگو، درہ آدم خیل (کوہاٹ) اور چراٹ (نوشہرہ) شامل ہیں۔

چٹانی نمک (Rock Salt): پنجاب کے سالٹ رینج میں کان کنی ہوتی ہے۔ کھیوڑہ سالٹ مائن (جہلم) سب سے بڑی اور قدیم کان ہے اور اپنے رقبے و ذخائر کے لحاظ سے دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان شمار کی جاتی ہے۔ دیگر کانیں کالا باغ (میانوالی)، وڑچھ (خوشاب) اور نورپور (چکوال) میں واقع ہیں؛ خیبر پختونخوا میں کوہاٹ سے بھی نمک کی کان کنی ہوتی ہے۔

قدرتی گیس (Natural Gas): سستا اور صاف ستھرا ذریعہ ہے، گھریلو و صنعتی ضروریات، کھاد سازی اور تھرمل بجلی کی پیداوار میں استعمال ہوتی ہے۔ اہم گیس فیلڈز میں بلوچستان کے سوئی، اوچ، پیرکوہ اور مزارانی؛ سندھ کے ماڑی، قادرپور، ساون اور کندھ کوٹ؛ پنجاب کے اڈھی، ڈھوڈک اور توت گیس فیلڈز؛ اور خیبر پختونخوا میں کوہاٹ و بنوں کے اضلاع شامل ہیں۔ پاکستان میں قدرتی گیس 1952ء میں سوئی کے مقام (ضلع ڈیرہ بگٹی، صوبہ بلوچستان) سے دریافت ہوئی اور یہ دنیا کے بڑے ذخائر میں شمار ہوتی ہے۔

معدنی تیل (Mineral Oil): پاکستان میں 1961ء میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن (OGDC) کا قیام عمل میں آیا۔ معدنی تیل خام تیل (Crude Oil) کی صورت میں حاصل ہوتا ہے جسے ریفائنریز میں صاف کر کے پٹرول، ڈیزل، مٹی کا تیل، پلاسٹک اور موم بتیاں جیسی مصنوعات حاصل کی جاتی ہیں؛ یہ لوشن، کولڈ کریم اور دیگر کاسمیٹکس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں خام تیل بنیادی طور پر سطح مرتفع پوٹھوہار (پنجاب) میں اٹک و چکوال، سندھ میں بدین و حیدرآباد، اور بلوچستان میں سوئی و مزارانی کے علاقوں سے نکلتا ہے۔

کرومائیٹ (Chromite): کرومائیٹ بیج کرزر مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ کرومائیٹ دھات کرومائیٹ سے حاصل ہوتی ہے جو ہائی اسپیڈ مشینوں اور فوٹو گرافی کے آلات بنانے میں کام آتی ہے۔ پاکستان میں کرومائیٹ زیادہ تر بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں پایا جاتا ہے، جس کے بڑے ذخائر مسلم باغ اور شمالی وزیرستان جیسے علاقوں میں موجود ہیں۔

تانبا (Copper): بجلی کی تاریں بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں تانبے کی کان کنی بنیادی طور پر بلوچستان کے ضلع چاغی میں ہوتی ہے جہاں تانبے اور سونے کے بڑے ذخائر موجود ہیں؛ ریکوڈک، سینڈک اور نوک کنڈی اہم مقامات ہیں۔



گندھک (Sulphur): قدرتی طور پر پایا جانے والا چمکدار پیلے رنگ کا غیر دھاتی عنصر ہے جو کھادوں کے علاوہ گولہ بارود، ماچس اور کیڑے مار ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں گندھک کے ذخائر بنیادی طور پر ضلع چاغی (بلوچستان) کے علاوہ کوہاٹ، ڈیرہ غازی خان، میانوالی اور راولپنڈی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔

جسٹم (Gypsum): جسٹم کے استعمال سے زمین کی زرخیزی برقرار رہتی ہے جس سے پودوں کی جڑیں بہتر نشوونما پاتی ہیں اور فصل بہتر ہو جاتی ہے۔ یہ سیمنٹ کی صنعت، پلاسٹر آف پیرس، سلفیورک ایسڈ اور امونیم سلفیٹ بنانے کے کام آتا ہے۔ پاکستان میں جسٹم کی کانیں خیبر پختونخوا، پنجاب اور بلوچستان میں موجود ہیں؛ اہم علاقوں میں ضلع کوہاٹ، سالٹ ریج میں ڈنڈوٹ/کھیوڑہ اور سلیمان ریج (بارکھان، ڈیرہ غازی خان) شامل ہیں۔

سنگ مرمر (Marble) اور چونے کا پتھر (Limestone): پاکستان میں اعلیٰ معیار کے سنگ مرمر اور گرینائیٹ کے وسیع ذخائر ہیں جن میں زیادہ تر خیبر پختونخوا (چمند، بونیر، سوات اور چترال) اور بلوچستان (چاغی اور خضدار) میں پائے جاتے ہیں، جبکہ کچھ ذخائر گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر میں بھی موجود ہیں۔ چونے کا پتھر چاروں صوبوں میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے، خصوصاً سالٹ ریج (پنجاب)، سلیمان ریج (بلوچستان/پنجاب) اور کیرتھر پہاڑ (سندھ) میں، اور بنیادی طور پر سیمنٹ کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں معدنی وسائل کی ترقی کے لیے 1974ء میں پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن (PMDC) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

قومی صنعت و معیشت میں معدنیات کی اہمیت اور کان کنی کی صنعت کو درپیش مسائل

معدنیات روزگار اور ملکی معیشت کی ترقی کا اہم ذریعہ ہیں۔ پیٹرول اور قدرتی گیس نقل حمل کے ایندھن، کوندہ اور گیس کھانا پکانے و حرارت کے لیے، جبکہ معدنیات بجلی کی پیداوار و ترسیل، زرع و صنعتی مشینری، تعمیرات (بحری، پتھر، سنگ مرمر) اور زیورات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہیں۔ نایاب معدنیات کی عالمی طلب بھی معاشی ترقی کا باعث ہے۔

کان کنی کی صنعت کو ماحولیاتی و موسمیاتی دباؤ، تجارتی جنگوں، جغرافیائی سیاست، غیر یقینی طلب اور تیزی سے بدلتی ٹیکنالوجی جیسے عالمی چیلنجز کے علاوہ زیر زمین کان کنی میں ملازمین کی صحت و حفاظت کے خطرات، سیاسی عدم استحکام، جدید مشینری کے لیے زیادہ زر مبادلہ، تربیت و دیکھ بھال کی مہارت کی کمی، حادثات کی صورت میں مالی تحفظ کے مؤثر نظام کا فقدان اور آب و ہوا کی تبدیلی جیسے مسائل درپیش ہیں۔ کان کنی کی طویل مدتی پائیداری کے لیے تربیت یافتہ ماہرین، بہتر ذرائع آمد و رفت اور جدید مشینری کی فراہمی ضروری ہے۔

پاکستان میں توانائی کے دستیاب وسائل

توانائی کے وسائل کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: غیر قابل تجدید اور قابل تجدید۔ غیر قابل تجدید وسائل (کوندہ، قدرتی گیس، تیل اور جوہری توانائی) ایک بار استعمال ہونے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ تھرمل بجلی گھر



گیس، تیل اور کونلے کے استعمال سے چلتے ہیں؛ کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی (K-Electric) کراچی میں سب سے بڑا تھرمل پلانٹ چلاتی ہے، جبکہ گدو، جامشورو، ملتان، ساہیوال، فیصل آباد، مظفر گڑھ اور سکھر سمیت دیگر مقامات پر بھی اہم پیداواری یونٹ قائم ہیں۔

پاکستان میں پہلا ایٹمی پاور پلانٹ کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ (KANUPP) کراچی میں لگایا گیا؛ دوسرا ایٹمی بجلی گھر چشمہ نیوکلیئر پاور پراجیکٹ (ضلع میانوالی، پنجاب) کے نام سے قائم کیا گیا جو صنعتی استعمال کے لیے بھی توانائی پیدا کر رہا ہے۔

قابل تجدید توانائی قدرتی ذرائع سے حاصل ہوتی ہے اور استعمال کے بعد دوبارہ حاصل ہو جاتی ہے، جیسے پن بجلی، شمسی توانائی، ہوائی توانائی اور بائیو گیس۔ پن بجلی کے لیے پاکستان کا شمالی و شمال مغربی پہاڑی علاقہ موزوں ہے؛ تربیلا ڈیم (دریائے سندھ) پن بجلی کی پیداوار کا سب سے بڑا منصوبہ ہے، غازی بروٹھا پراجیکٹ بھی دریائے سندھ پر تربیلا کے قریب بنایا گیا ہے، منگلا ڈیم (دریائے جہلم) تیسرا بڑا ذریعہ ہے، اور وارسک ڈیم دریائے کابل پر تعمیر کیا گیا ہے؛ مالاکنڈ اور درکنی کے پن بجلی منصوبے بھی اہم ہیں۔

شمسی توانائی (Solar Power) سورج سے حاصل ہونے والی سستی اور ماحول دوست توانائی ہے؛ چین اور پاکستان کا مشترکہ شمسی توانائی منصوبہ بہاول پور (پنجاب، قائد اعظم سولر پارک) میں واقع ہے۔ ہوائی توانائی (Wind Power) ونڈل کے ذریعے تیز ہوا کو بجلی میں بدلتی ہے۔ بائیو گیس نامیاتی مرکبات سے آکسیجن کی غیر موجودگی میں پیدا ہوتی ہے اور گھریلو چولہے و جنریٹر چلانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

غیر قابل تجدید وسائل زیادہ توانائی مہیا کرتے اور بھاری منافع دیتے ہیں لیکن آلودگی (کاربن ڈائی آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ)، موسمیاتی تبدیلی اور سموگ جیسے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ قابل تجدید وسائل ماحول دوست ہیں، روزگار پیدا کرتے ہیں اور توانائی کی قیمتیں مستحکم رکھتے ہیں، لیکن ان کا بنیادی ڈھانچہ بنانا مہنگا اور وقت طلب ہے، اور سولر پینل کی ری سائیکلنگ ایک مسئلہ ہے۔

پاکستان کی بڑی صنعتیں

چینی کی صنعت (Sugar Industry): پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن (PSMA) کے مطابق ملک میں تقریباً 89 شوگر ملیں کام کر رہی ہیں، زیادہ تر پنجاب اور سندھ میں گنے کی کاشت کے علاقوں میں۔ سیمنٹ کی صنعت (Cement Industry) کے لیے چونے کا پتھر اور چسپم ضروری ہیں؛ کلرکھار (چکوال) اس صنعت میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے، جبکہ ڈیرہ غازی خان، کراچی، جہلم، حیدرآباد اور میانوالی میں بھی سیمنٹ کے کارخانے موجود ہیں۔



کپڑے کی صنعت (Textile Industry): کپاس زیادہ تر پنجاب اور سندھ میں (کم مقدار میں خیبر پختونخوا و بلوچستان میں بھی) کاشت ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت ہے، سب سے زیادہ زر مبادلہ کماتی ہے اور برآمدات میں نمایاں حصہ رکھتی ہے؛ فیصل آباد، حیدرآباد اور کراچی اس کے بڑے مراکز ہیں۔ کھاد کی صنعت (Fertilizer Industry) میں فوجی فریٹلائزر، اینگرو فریٹلائزر اور داؤدہر کو لیس فریٹلائزر جیسے بڑے کارخانے شامل ہیں؛ یوریا سب سے زیادہ پیدا کی جانے والی کھاد ہے، اور لاہور، ملتان اور دیگر مقامات پر کارخانے قائم ہیں۔

سٹیل کی صنعت (Steel Industry) جی ڈی پی، روزگار اور برآمدات میں حصہ ڈالتی ہے اور تعمیرات، نقل و حمل، مشینری اور برقی آلات کی صنعتوں کو خام مال فراہم کرتی ہے۔ آٹوموبائل کی صنعت (Automobile Industry) کارپیں، ٹرک، بس، ٹریکٹر اور موٹر سائیکل تیار کرتی ہے؛ کراچی، حیدرآباد، لاہور، گوجرانوالہ اور گجرات اس کے اہم مراکز ہیں۔

صنعتوں کی اہمیت: معاشی استحکام، روزگار کے موقع، غیر ملکی سرمایہ کاری، برآمدی صلاحیت میں اضافہ، جدت، زرعی پیداوار میں بہتری اور دفاعی پیداوار میں خود انحصاری۔ صنعتوں کو توانائی کے بحران اور مہنگی بجلی و گیس، حکومتی پالیسیوں میں مسلسل تبدیلی، فرسودہ مشینری (خصوصاً ٹیکسٹائل میں)، بلند شرح سود و افراط زر، ناکافی ٹرانسپورٹ نظام، تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی اور تحقیق و ترقی میں ناکافی سرمایہ کاری جیسے مسائل درپیش ہیں۔

گھریلو چھوٹی صنعتیں اور صنعتی اسٹیٹس و زونز

گھریلو صنعت (Cottage Industry) سے مراد وہ صنعت ہے جو ہنرمند افراد چھوٹے پیمانے پر اپنے گھروں میں کرتے ہیں، جیسے کھیلوں کا سامان، جیوری اور سجاوٹی اشیاء اور چینی کے برتن بنانا؛ اس سے وابستہ اکثر لوگ دیہات یا چھوٹے قصبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چھوٹی صنعتیں (Small Industries) مقامی روایتی دستکاریوں کے فروغ اور روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں، جیسے بجلی کے چھوٹے آلات اور بیکری کی اشیاء بنانا؛ برآمدات کے لحاظ سے یہ شعبہ بہت اہم ہے۔

صنعتی علاقے (Industrial Estates) اور خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) پیداوار اور روزگار بڑھانے کے مراکز ہیں؛ حکومت انہیں بجلی کی فراہمی، بنیادی انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری دوست پالیسیوں جیسی مراعات فراہم کرتی ہے۔ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ، کراچی انڈسٹریل ایریا اور لاہور کے صنعتی مراکز نمایاں ہیں؛ سی پیک (CPEC) کے تحت بھی کئی نئے SEZs قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان کے فوائد میں نئی صنعتی اکائیوں کا قیام، روزگار کے مواقع، برآمدات میں اضافہ اور سرمایہ کاروں کے لیے بہتر سہولیات شامل ہیں۔



جزوی روزگاری اور بے روزگاری کے اثرات

روزگار سے مراد وہ عمل ہے جس میں کسی فرد کو کسی تنظیم یا آجر کی جانب سے مخصوص کام انجام دینے کے بدلے تنخواہ یا اجرت دی جاتی ہے۔ جزوی روزگار (Underemployment) وہ حالت ہے جس میں کارکن کو اس کی خواہش کے برعکس مقررہ گھنٹوں سے کم وقت کے لیے کام دیا جاتا ہے اور اسی مناسبت سے کم اجرت ملتی ہے۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق بے روزگاری (Unemployment) وہ حالت ہے جب کوئی شخص کام کرنے کا خواہش مند اور اہل ہونے کے باوجود روزگار سے محروم ہو۔

بے روزگاری کے اثرات میں کم خود اعتمادی و نفسیاتی دباؤ، رہائش کے مسائل، بچوں کی تعلیم میں رکاوٹ، امیرو غریب کے درمیان فرق میں اضافہ، سماجی بے چینی و عدم اطمینان اور غربت میں اضافہ شامل ہیں۔

خواندگی، ہنرمندی اور تربیت کا ملکی ترقی میں کردار

خواندگی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے: یہ افراد کی لیبر مارکیٹ میں قدر بڑھاتی ہے، صلاحیتوں کو وسعت دیتی ہے، غربت میں کمی لاتی ہے، پائیدار ترقی پر مثبت اثر ڈالتی ہے اور لوگوں کو بااختیار بناتی ہے۔

ہنرمندی سہید ازاری صلاحیت اور اشیاء و خدمات کے معیار میں بہتری آتی ہے، خام مال کا ضیاع کم ہوتا ہے، کام کی جگہ پر حفاظت بہتر ہوتی ہے اور تنقیدی سوچ کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ تربیت سہید ازاری و منافع میں اضافہ، کام میں جدت، ملازمین کی بہتر کارکردگی اور کاروباری اہداف کا حصول ممکن ہوتا ہے۔

پاکستان میں ایک صنعت کے طور پر سیاحت کی اہمیت

سیاحت سیر و تفریح اور صحت افزائی کے ساتھ ساتھ مقامی آبادی اور ملکی معیشت کو بھی تقویت دیتی ہے۔ اقتصادی ترقی: سیاحت مہمان نوازی، نقل حمل، کھانے کی خدمات اور دستکاری جیسے شعبوں میں روزگار پیدا کرتی ہے اور اس سے حاصل آمدنی بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں استعمال ہو کر دیہی و دور دراز علاقوں میں معیار زندگی بہتر بناتی ہے۔

مہم جوئی کی جستجو: پاکستان میں کوہیمائی اور بیر اگلائڈنگ جیسی سرگرمیوں کے لیے بہترین ماحول موجود ہے جو غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ مقامی گائیڈز اور معاون عملے کے لیے بھی روزگار پیدا کرتا ہے۔ تجارتی سرگرمیاں: سیاحت میں فیملی ٹورازم اور ثقافتی سیاحت (تاریخی یادگاروں، عجائب گھروں اور ثقافتی مقامات کی سیر) شامل ہیں جو معاشی ترقی میں کردار ادا کرتی ہیں۔



ریونیو جنریشن: تاریخی و تفریحی مقامات کی سیاحت سے روزگار اور ملکی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، غیر ملکی سیاحوں سے زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے اور معیشت مستحکم ہوتی ہے۔ پاکستان میں تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے قابل دید تاریخی مقامات موجود ہیں۔

تجارت: اقسام، اہمیت اور پاکستان کی برآمدات و درآمدات

تجارت اشیا اور خدمات کے رضاکارانہ تبادلے کو کہا جاتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں: ملکی تجارت (Domestic Trade) جس میں کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر افراد، اداروں اور صوبوں کے مابین لین دین ہوتا ہے؛ اور بین الاقوامی تجارت (International Trade) جس میں دو یا زائد ممالک کے مابین اشیا و خدمات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ بیرون ملک مال بھیجنا برآمدات (Exports) اور دوسرے ممالک سے منگوانا درآمدات (Imports) کہلاتا ہے؛ درآمدات کے برآمدات سے زیادہ ہونے کی صورت میں تجارتی خسارہ پیدا ہوتا ہے۔

پاکستان کی اہم برآمدات میں کپاس اور اس سے بنی اشیا (ہوزری، سلعے ہوئے کپڑے)، چاول، چینی، کھیلوں کا سامان، بجلی کا سامان، جراحی کے آلات، قالین، چمڑے کے جوتے اور دیگر مصنوعات، مچھلی، پھل اور سبزیاں شامل ہیں جو مشرق وسطیٰ، یورپ، امریکا اور وسطی ایشیائی ممالک کو برآمد کی جاتی ہیں۔ اہم درآمدات میں پیٹرولیم مصنوعات، دفاعی سامان، لوہا و سٹیل، کیمیائی کھاد، خوردنی تیل، ادویات، چائے اور کاغذ شامل ہیں جو یورپی، ایشیائی، مشرق وسطیٰ کے ممالک، امریکا اور روس سے درآمد کی جاتی ہیں۔

تجارت عالمی اقتصادی ترقی، غربت میں کمی اور معیار زندگی کی بہتری کا اہم محرک ہے؛ یہ صارفین کے لیے قیمتیں کم کرتی، جدت کو فروغ دیتی اور روزگار کے موقع پیدا کرتی ہے۔ پاکستان کی اہم بندرگاہوں میں کراچی پورٹ، پورٹ قاسم اور گوادر پورٹ شامل ہیں؛ گوادر پورٹ دنیا کی گہری بندرگاہوں میں سے ایک ہے اور سی پیک (CPEC) کے تحت اہم تجارتی مرکز ہے۔ ملک کی قریباً ساری تجارت بحری راستے سے ہوتی ہے اور پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (مرکزی دفتر کراچی) اس میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

پاکستان کی ڈرائی پورٹس اندرون ملک کسٹمز مراکز کے طور پر کام کرتی ہیں جو بڑے صنعتی شہروں کو کراچی و گوادر کی بندرگاہوں سے جوڑ کر کارگو ہینڈلنگ کو تیز کرتی ہیں؛ کراچی، لاہور، فیصل آباد، ملتان، سیالکوٹ، راولپنڈی، پشاور اور کوئٹہ سمیت مختلف مقامات پر ڈرائی پورٹس قائم ہیں جن سے تجارتی سرگرمیاں بڑھتی ہیں، ٹرانسپورٹ کے اخراجات کم ہوتے ہیں اور بندرگاہوں پر بوجھ کم ہوتا ہے۔

اہم تعریفات

معاشی ترقی کی تعریف کریں۔



کسی ملک کی معیشت میں ایک مخصوص مدت کے دوران اشیا و خدمات کی پیداوار میں اضافے کو معاشی ترقی کہتے ہیں، جو عموماً GDP یا GNP میں اضافے سے ظاہر ہوتی ہے۔

کان کنی کی تعریف کریں۔
قیمتی معدنیات اور دیگر اشیا کو زمین سے نکالنے کے عمل کو کان کنی کہتے ہیں۔

قابل تجدید توانائی سے کیا مراد ہے؟
وہ توانائی جو قدرتی ذرائع سے حاصل ہوتی ہے اور استعمال کے بعد دوبارہ حاصل ہو جاتی ہے، جیسے پن بجلی، شمسی اور ہوائی توانائی۔

صنعت کی تعریف کریں۔
ایک معاشی سرگرمی جس کا بنیادی تعلق اشیا و خدمات کی پیداوار سے ہے، جیسے سٹیل کی صنعت، کان کنی کی صنعت اور سیاحت کی صنعت۔

بین الاقوامی تجارت سے کیا مراد ہے؟
کسی ایک ملک کا دیگر ممالک کے ساتھ اشیا و خدمات کا لین دین بین الاقوامی تجارت کہلاتا ہے۔

خصوصی اقتصادی زون (SEZ) کیا ہے؟
ایک مخصوص علاقہ جہاں سرمایہ کاروں کو ٹیکس میں چھوٹ، ڈیوٹی فری امپورٹ اور دیگر سرمایہ کاری دوست پالیسیاں فراہم کی جاتی ہیں۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

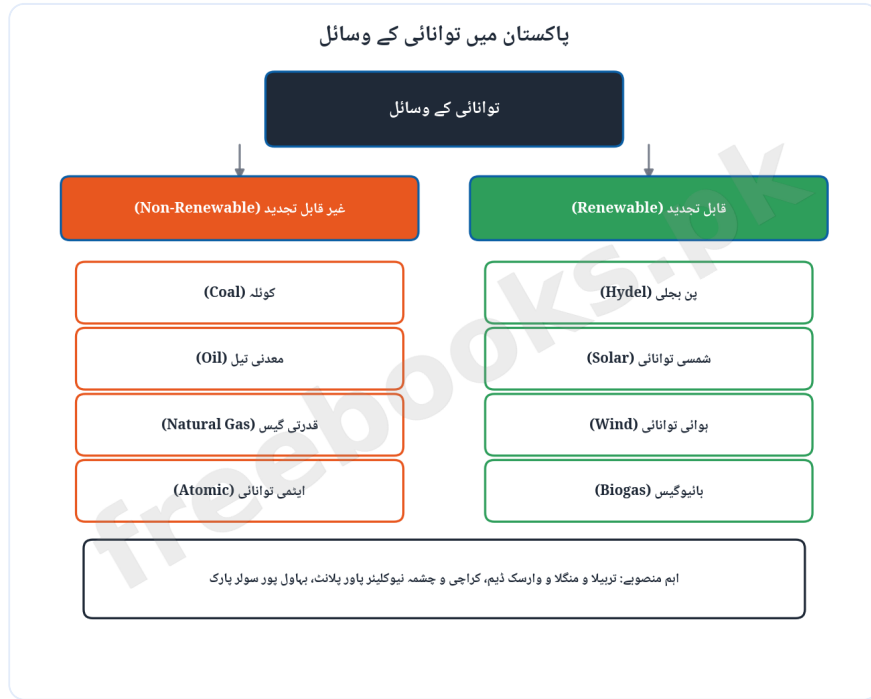
عنوان	خلاصہ
پاکستان کی جی ڈی پی شرح نمو (مالی سال 2025)	2.68 فی صد (اقتصادی سروے 2024-25)
پاکستان کی افرادی قوت	قریباً 83.1 ملین؛ بے روزگاری کی شرح 7.1 فی صد
قدرتی گیس کی دریافت	1952ء، سوئی، ضلع ڈیرہ بگٹی (بلوچستان)
OGDC کا قیام	1961ء
پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن (PMDC) کا قیام	1974ء
تربیلا ڈیم	دریائے سندھ پر پن بجلی کی پیداوار کا سب سے بڑا منصوبہ



پاکستان کی سب سے بڑی صنعت	کپڑے کی صنعت (ٹیکسٹائل)
گواہ پورٹ	سی پیک کے تحت پاکستان کی گہری بندرگاہ

خاکہ جات

پاکستان میں توانائی کے وسائل کا خاکہ: غیر قابل تجدید (کوئلہ، تیل، گیس، ایٹمی) اور قابل تجدید (پن بجلی، شمسی، ہوائی، بائیو گیس) توانائی کے وسائل کا خاکہ



پاکستان میں توانائی کے وسائل کا خاکہ

پاکستان کی معدنیات اور بڑی صنعتوں کا خاکہ: اہم معدنیات (لوہا، کوئلہ، تانبا، نمک) اور بڑی صنعتوں (چینی، سیمنٹ، ٹیکسٹائل، سٹیل) کا خاکہ



پاکستان کی اہم معدنیات اور بڑی صنعتیں

اہم معدنیات	بڑی صنعتیں
خام لوہا و کوئلہ	ٹیکسٹائل (سب سے بڑی صنعت)
چٹائی نمک (کھیوڑہ)	چینی و سیمنٹ کی صنعت
قدرتی گیس (سوئی) و تیل	کھاد و سنیل کی صنعت
ٹانبا، کرومائیٹ، جیسم	آٹوموبائل کی صنعت

پاکستان کی معدنیات اور بڑی صنعتوں کا خاکہ

مختصر سوالات و جوابات

معدنیات کی تعریف بیان کریں۔

معدنیات وہ قدرتی وسائل ہیں جو زمین سے کان کنی کے ذریعے نکالے جاتے ہیں اور صنعتوں میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، جیسے لوہا، کوئلہ اور ٹانبا۔

قابل تجدید توانائی کے وسائل سے کیا مراد ہے؟

وہ توانائی کے ذرائع جو استعمال ہونے کے بعد دوبارہ حاصل ہو جاتے ہیں، جیسے پن بجلی، شمسی توانائی، ہوائی توانائی اور بائیو گیس۔

پاکستان میں جیسم کا استعمال کن شعبوں میں کیا جا رہا ہے؟

جیسم زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے، سیمنٹ کی صنعت، پلاسٹر آف پیرس اور سلفیورک ایسڈ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

بے روزگاری کی تعریف کریں۔

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق بے روزگاری وہ حالت ہے جب کوئی شخص کام کرنے کا خواہش مند اور اہل ہونے کے باوجود روزگار سے محروم ہو۔

بین الاقوامی تجارت کیوں اہم ہے؟



یہ عالمی اقتصادی ترقی، اشیا و ٹیکنالوجی کے تبادلے، روزگار کے مواقع اور بہترین الاقوامی تعلقات کو فروغ دیتی ہے۔

چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟

وہ صنعتی یونٹس جو مقامی روایتی دستکاریوں کے فروغ اور روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں، جیسے بجلی کے چھوٹے آلات یا بیکری کی اشیا بنانا۔

شمسی توانائی کیوں اہم ہے؟

یہ سستی، وافر اور ماحول دوست ہے اور پاکستان میں مشینیں، موٹریں اور اے سی چلانے کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

خصوصی اقتصادی زونز سے کیا مراد ہے؟

وہ مخصوص علاقے جہاں ٹیکس میں چھوٹ اور ڈیوٹی فری امپورٹ جیسی سرمایہ کاری دوست پالیسیاں فراہم کی جاتی ہیں تاکہ صنعتی ترقی اور روزگار کو فروغ ملے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

قومی صنعت اور معیشت میں معدنیات کی اہمیت بیان کریں۔

معدنیات روزگار اور ملکی معیشت کی ترقی کا اہم ذریعہ ہیں۔ پیٹرول اور قدرتی گیس نقل حمل کا ایندھن فراہم کرتے ہیں، کونلہ اور گیس کھانا پکانے و حرارت کے لیے استعمال ہوتے ہیں، معدنیات بجلی کی پیداوار و ترسیل میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں، اور لوہا و دیگر معدنیات مشینری کی تیاری میں اہم ہیں۔ سنگ مرمر تعمیرات میں، جبکہ دیگر معدنیات زیورات اور پلاسٹک کی صنعت میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس طرح کان کنی کی صنعت پاکستان کی اقتصادی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔

پاکستان میں گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کا تجزیہ کریں۔

گھریلو صنعتیں وہ پیداواری عمل ہیں جو ہنرمند افراد اپنے گھروں میں چھوٹے پیمانے پر کرتے ہیں، جیسے کھیلوں کا سامان، جیوری اور چینی کے برتن بنانا؛ ان سے وابستہ افراد زیادہ تر دیہات و چھوٹے قصبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چھوٹی صنعتیں مقامی روایتی دستکاریوں کے فروغ و تحفظ اور روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں، جیسے بجلی کے چھوٹے آلات اور بیکری کی اشیا بنانا۔ دونوں شعبے ملکی معیشت اور برآمدات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔



پاکستان میں توانائی کے مختلف دستیاب وسائل کا تجزیہ کریں۔

پاکستان کے توانائی کے وسائل دو اقسام پر مشتمل ہیں: غیر قابل تجدید (کوئلہ، قدرتی گیس، تیل، جوہری توانائی) اور قابل تجدید (پن بجلی، شمسی، ہوائی توانائی اور بائیو گیس)۔ تربیلا، منگلا اور وارسک جیسے ڈیم پن بجلی کے اہم ذرائع ہیں، جبکہ بہاول پور کا شمسی توانائی منصوبہ اور کراچی و چشمہ کے ایٹمی پلانٹ بھی اہم ہیں۔ غیر قابل تجدید وسائل زیادہ توانائی دیتے ہیں مگر آلودگی پیدا کرتے ہیں، جبکہ قابل تجدید وسائل ماحول دوست ہیں لیکن ان کا بنیادی ڈھانچہ مہنگا ہے۔

پاکستان میں ایک صنعت کے طور پر سیاحت کی اہمیت بیان کریں۔

سیاحت پاکستان میں اقتصادی ترقی کا بڑا محرک ہے؛ یہ مہمان نوازی، نقل حمل اور دستکاری جیسے شعبوں میں روزگار پیدا کرتی ہے اور دیہی علاقوں میں معیار زندگی بہتر بناتی ہے۔ مہم جوئی کی سرگرمیاں غیر ملکی سیاحوں کو متوجہ کرتی ہیں، اور تاریخی و ثقافتی سیاحت سے ریونیو جنریشن اور زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح سیاحت ملکی و علاقائی معیشت دونوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

پاکستان کی بین الاقوامی تجارت کے معیشت پر اثرات کا تجزیہ کریں۔

بین الاقوامی تجارت پاکستان کی معاشی ترقی، روزگار کے مواقع اور بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دیتی ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات (کپاس کی مصنوعات، چاول، کھیلوں کا سامان) اسے زر مبادلہ کماتی ہیں، جبکہ درآمدات (پیٹرولیم، لوہا و سیٹیل، ادویات) ملکی صنعتی و زرعی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر جیسی بندرگاہیں اور ڈرائی پورٹس اس تجارت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کا حصہ ہے: (الف) کراچی پورٹ (ب) محمد بن قاسم پورٹ (ج) گوادر پورٹ (د) پسینی پورٹ

درست جواب: (ج) گوادر پورٹ۔ گوادر پورٹ سی پیک (CPEC) کے تحت پاکستان کی اہم گہری بندرگاہ اور تجارتی مرکز ہے۔

پاکستان میں پن بجلی کے لیے ڈیم بنانے کی مناسب جگہ ہے: (الف) شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ (ب) میدانی علاقہ (ج) صحرائی علاقہ (د) ساحلی علاقہ

درست جواب: (الف) شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ۔ پن بجلی کے لیے پاکستان کا شمالی و شمال مغربی پہاڑی علاقہ موزوں ترین ہے۔



منگلا ڈیم تعمیر کیا گیا ہے: (الف) دریائے جہلم پر (ب) دریائے چناب پر (ج) دریائے سندھ پر (د) دریائے راوی پر

درست جواب: (الف) دریائے جہلم پر۔ منگلا ڈیم دریائے جہلم پر واقع ہے اور پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار کا تیسرا بڑا ذریعہ ہے۔

پاکستان آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن (OGDC) کا قیام عمل میں آیا: (الف) 1961ء (ب) 1975ء (ج) 1977ء (د) 1982ء

درست جواب: (الف) 1961ء۔ OGDC کا قیام 1961ء میں تیل و گیس کی تلاش کے لیے کیا گیا۔

وارسک ڈیم تعمیر کیا گیا ہے: (الف) دریائے سندھ پر (ب) دریائے چناب پر (ج) دریائے کابل پر (د) دریائے راوی پر

درست جواب: (ج) دریائے کابل پر۔ وارسک ڈیم دریائے کابل پر تعمیر کیا گیا ہے۔

برطانیہ میں مشینوں کا استعمال شروع ہوا: (الف) 16 ویں صدی میں (ب) 17 ویں صدی میں (ج) 18 ویں صدی میں (د) 19 ویں صدی میں

درست جواب: (ج) 18 ویں صدی میں۔ 18 ویں صدی کے آخر میں برطانیہ میں مشینوں کا استعمال شروع ہوا جس سے صنعتی انقلاب برپا ہوا۔

چین اور پاکستان کا مشترکہ شمسی توانائی کا منصوبہ صوبہ پنجاب کے جس شہر میں ہے: (الف) بہاول پور میں (ب) ملتان میں (ج) خانیوال میں (د) راولپنڈی میں

درست جواب: (الف) بہاول پور میں۔ چین اور پاکستان کا مشترکہ قائداعظم سولر پارک بہاول پور، پنجاب میں واقع ہے۔

پاکستان میں پہلا نیوکلیئر پاور پلانٹ لگایا گیا: (الف) کراچی میں (ب) لاہور میں (ج) میانوالی میں (د) پشاور میں

درست جواب: (الف) کراچی میں۔ پاکستان کا پہلا نیوکلیئر پاور پلانٹ (KANUPP) کراچی میں لگایا گیا۔

پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے دریافت ہوئی: (الف) 1947ء میں (ب) 1952ء میں (ج) 1958ء میں (د) 1961ء میں

درست جواب: (ب) 1952ء میں۔ پاکستان میں قدرتی گیس 1952ء میں سوئی کے مقام (ضلع ڈیرہ بگٹی، بلوچستان) سے دریافت ہوئی۔

پاکستان کی سب سے بڑی اور دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے: (الف) وڑچھ سالٹ مائن (ب) کھیوڑہ سالٹ مائن (ج) کالا باغ سالٹ مائن (د) نورپور سالٹ مائن



درست جواب: (ب) کھیوڑہ سالٹ مائن۔ کھیوڑہ سالٹ مائن (جہلم) پاکستان کی سب سے بڑی اور دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- معاشی ترقی: FY2025 میں GDP شرح نمو 2.68%؛ افرادی قوت 83.1 ملین؛ بے روزگاری 7.1%۔
- معدنیات: لوہا، کونڈ، چٹانی نمک، قدرتی گیس، معدنی تیل، کرومائیٹ، تانبا، گندھک، چسپم، سنگ مرمر، چونے کا پتھر۔
- قدرتی گیس کی دریافت: 1952ء، سوئی (ضلع ڈیرہ بگٹی)؛ OGDC کا قیام 1961ء؛ PMDC کا قیام 1974ء۔
- توانائی: غیر قابل تجدید (کونڈ، تیل، گیس، ایٹمی) بمقابلہ قابل تجدید (پن بجلی، شمسی، ہوائی، بائیو گیس)۔
- پن بجلی کے اہم ڈیم: تربیلا (سندھ)، منگلا (جہلم)، وارسک (کابل)۔
- بڑی صنعتیں: چینی، سیمنٹ، ٹیکسٹائل (سب سے بڑی صنعت)، کھاد، سٹیل، آٹوموبائل۔
- بندرگاہیں: کراچی پورٹ، پورٹ قاسم، گوادریورٹ (CPEC)۔
- تجارت کی اقسام: ملکی تجارت اور بین الاقوامی تجارت؛ برآمدات < درآمدات = تجارتی توازن بہتر۔

امتحانی نکات

- معدنیات اور ان کے مقامات کا جدول بنا کر یاد رکھیں۔
- توانائی کے وسائل کو قابل تجدید اور غیر قابل تجدید میں تقسیم کر کے موازنہ کریں۔
- اہم تاریخیں (1952، 1961، 1974) ترتیب سے یاد رکھیں۔
- ڈیموں کے ناموں کو ان کے دریاؤں کے ساتھ جوڑ کر یاد رکھیں (تربیلا-سندھ، منگلا-جہلم، وارسک-کابل)۔
- برآمدات اور درآمدات کی فہرستیں الگ الگ یاد رکھیں۔

